ماہنامہ

انصار اللہ

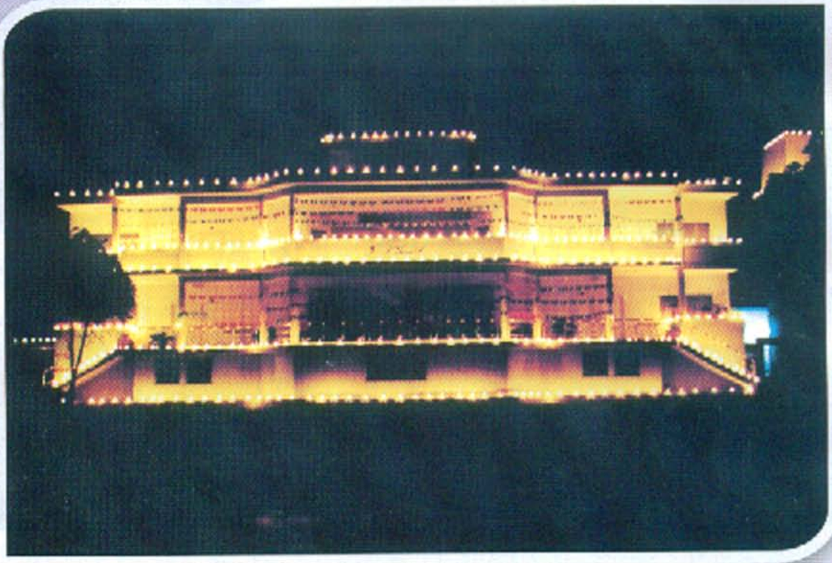

جولائی 2008ء
وفا 1387ہش

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۱۹۰۸ء-۲۰۰۸ء

ایڈیٹر
نصیر احمد انجم

احمدی انصار کی تعلیم و تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصاراللہ

ایڈیٹر: نصیر احمد انجم

وفا 1387 ھش جولائی 2008ء

جلد ---------------------- 49

شمارہ ---------------------- 7

فون نمبر 047-6212982۔ فیکس 047-6214631

ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

معاونین:

- ریاض محمود باجوہ
- صفدر نذیر گولیکی
- محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: انیس احمد

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ

دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: پاکستان

سالانہ............ایک سو روپیہ

قیمت فی پرچہ............10 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن 3

حدیث نبویؐ 4

عربی منظوم کلام 5

فارسی منظوم کلام 6

اردو منظوم کلام 7

کلام الامام 8

رنگ بہار 14-9

خلافت کی ضرورت، اہمیت اور برکت 20-15

از: مکرم کریم ظفر ملک صاحب

اطاعت خلافت 25-21

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

صفائی نصف ایمان ہے (رپورٹ و تاثر عمل) 27-26

مکرم ناظم صاحب انصاراللہ ضلع لاہور

رپورٹ خلافت جوبلی سپورٹس ریلی 2008ء 32-28

مکرم منتظم صاحب اعلیٰ سپورٹس ریلی

اشاریہ ماہنامہ انصاراللہ 36-33

مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

اخبار مجالس 40-37

مرتبہ: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

نتیجہ امتحان کتاب ''منصبِ خلافت'' جون 2008ء 43-41

مرسلہ: مکرم قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

جس کو تو نہ ملا (نظم) 44

کلام: مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ

اداریہ

نئی صدی کا عظیم عہد

از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

برموقع صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی

مورخہ ۲۷/مئی ۲۰۰۸ء

''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اللّٰھم آمین ۔ اللّٰھم آمین ۔ اللّٰھم آمین ''

آئیے اس عہد پر ہمیشہ کاربند رہنے کے لئے عزم صمیم باندھیں۔ واللہ الموفق

القرآن

شکر گزاروں کے لئے جزا

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

(سورۃ ال عمران:146)

ترجمہ: اور کسی جان کے لئے مرنا ممکن نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کے اِذن سے ہو۔ یہ ایک طے شدہ نوشتہ ہے اور جو کوئی دنیا کا ثواب چاہے ہم اُسے اس میں سے عطا کرتے ہیں۔ اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے ہم اُسے اسی میں سے عطا کرتے ہیں اور ہم شکر کرنے والوں کو یقیناً جزا دیں گے۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆☆☆☆

حدیث نبوی ﷺ

محبت الٰہی

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ.

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ ”اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور اُن لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

☆☆☆☆

عربی منظوم کلام

وَحِیْدٌ فَرِیْدٌ لَاشَرِیْکَ لِذَاتِہٖ

فَسُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلَائِقَ کُلَّھَا
وَجَعَلَ کَشَیْءٍ وَاحِدٍ مُّتَبَدِّدَا

پاک ہے وہ ذات جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے اور منتشر (ذرّات) کو ایک شے کی طرح بنا ڈالا

غَیُوْرٌ یُبِیْدُ الْمُجْرِمِیْنَ بِسُخْطِہٖ
غَفُوْرٌ یُّنَجِّی التَّآئِبِیْنَ مِنَ الرَّدٰی

وہ غیرت مند ہے، مجرموں کو وہ اپنے غضب سے ہلاک کر دیتا ہے، وہ غفور ہے توبہ کرنے والوں کو ہلاکت سے نجات دیتا ہے۔

فَلَا تَاْمَنَنْ مِنْ سُخْطِہٖ عِنْدَ رُحْمِہٖ
وَلَا تَیْئَسَنَّ مِنْ رُحْمِہٖ اِنْ تَشَدَّدَا

اس کی رحمت کے وقت اس کے غضب سے بے خوف نہ ہو اور نہ کبھی اس کے رحم سے ناامید ہونا اگر وہ سختی کرے۔

وَ اِنْ شَآءَ یَبْلُوْ بِالشَّدَائِدِ خَلْقَہٗ
وَ اِنْ شَآءَ یُعْطِیْھِمْ طَرِیْفًا وَّ مُتْلَدَا

اگر وہ چاہے تو سختیوں سے اپنی مخلوق کو امتحان میں ڈالے اور اگر چاہے تو ان کو نیا اور پرانا مال عطا کر دے۔

وَحِیْدٌ فَرِیْدٌ لَاشَرِیْکَ لِذَاتِہٖ
قَوِیٌّ عَلِیٌّ فِی الْکَمَالِ تَوَحَّدَا

وہ واحد و یگانہ ہے، اس کی ذات میں کوئی شریک نہیں۔ وہ طاقتور ہے، برتر ہے، کمال میں یکتا ہے۔

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ 65)

فارسی منظوم کلام

کلاہِ فتح وظفر ہیچ سر نمی یابد

سخن زِ فقر بدزدی ہمی تواں گفتن
ولے علامتِ مُردانِ رہ صفا باشد

فقر کی باتیں چوری کر کے بھی بیان کی جا سکتی ہیں لیکن اس راہ کے مَردوں کی علامت صدق و صفا

زِ مشکلاتِ رہ راستی چہ شرح دہم
کہ شرطِ ہر قدمے گریۂ و بُکا باشد

راہِ راست کی مشکلات کی تفصیل میں کیا بیان کروں کہ ہر قدم کے لئے گریہ و زاری لازمی ہے

بسوزد آنکہ نسوزد بصدق در رہِ یار
بمیرد آنکہ گریزندہ از فنا باشد

خدا کرے وہ جل جائے جو دوست کی راہ میں نہیں جلتا خدا کرے وہ مر جائے جو فنا سے بھاگتا ہے

کلاہِ فتح و ظفر ہیچ سر نمی یابد
مگر سریکہ پئے حفظِ دیں فدا باشد

کوئی سر فتح و ظفر کا تاج نہیں پہن سکتا سوائے اس کے جو دین کی حفاظت کے لئے قربان ہو

نشانہائے سماوی بہ ہیچ کس ندھند
مگر کسے کہ زِ خود گم پئے خدا باشد

کسی شخص کو آسمانی نشان نہیں ملتے مگر اُسی کو جو خدا کی خاطر فنا ہو جائے

کسے رسد بمقامِ خوارق و اعجاز
کہ در مقامِ مصافات و اصطفا باشد

وہ شخص خوارق اور معجزوں کے درجہ پر پہنچتا ہے جو دوستی اور برگزیدگی کے مقام پر ہو

ضرورت است کہ در دیں چنیں امام آید
چو خلق جاہل و بیدین و مردہ سا باشد

ضرورت ہے کہ دین میں ایسا امام آیا کرے جب خلقت جاہل، بے دین اور مُردوں کی طرح ہو جائے

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 130)

اردو منظوم کلام

اے سونے والو! جاگو کہ وقتِ بہار ہے

ہر دم نشانِ تازہ کا محتاج ہے بشر
قِصّوں کے مُعجزات کا ہوتا ہے کب اثر
کیونکر مِلے فسانوں سے وُہ دلبرِ ازل
گر اِک نشاں ہو ملتا ہے سب زندگی کا پھل
قِصّوں کا یہ اثر ہے کہ دِل پُرفساد ہے
اِیماں زباں پہ سینہ میں حق سے عناد ہے
دُنیا کی حِرص و آز میں یہ دِل ہیں مر گئے
غفلت میں ساری عمر بسر اپنی کر گئے
اَے سونے والو! جاگو کہ وقتِ بہار ہے
اب دیکھو آ کے دَر پہ ہمارے وہ یار ہے
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں مِلا
لعنت ہے اَیسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جُدا
اس رُخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصلِ مُدّعا
جنت بھی ہے یہی کہ مِلے یارِ آشنا

(درثمین اردو مطبوعہ رقیم پریس لنڈن صفحہ 105)

☆☆☆☆

کلام الامام

دِل کا تقدّس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جسمانی علوم پر نازاں ہونا حماقت ہے۔ چاہیئے کہ تمہاری طاقت رُوح کی طاقت ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھایا اور اُن سے مدد دی بلکہ یہ کہ اَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ (المجادلۃ۔۲۳) یعنی اپنی روح سے مدد دی۔ صحابہؓ اُمّی تھے۔ ان کا نبی (سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اُمّی۔ مگر جو پُرحکمت باتیں انہوں نے بیان کیں وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سُوجھیں کیونکہ اُن کو خدا تعالیٰ کی خاص تائید تھی۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ مخالف کے پاس ان سے بھی زیادہ تیز ہتھیار ہوں۔ پس ہتھیار وہ چاہیئے جس کا مقابلہ دُشمن نہ کر سکے۔ وہ ہتھیار سچی تبدیلی اور دل کا تقدس و تطہّر ہے۔ جسے نزول الماء ہو۔ دوسروں کے نزول الماء کو کیا تندرست کرے گا۔ صاحبِ باطن کی بات اگر اس وقت بظاہر ردّ کر دی جائے تو بھی وہ خالی نہیں جاتی بلکہ انسانی زندگی پر ایک خفیہ اثر کرتی ہے۔

ع سُخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دِل''

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 628)

☆☆☆☆

رنگِ بہار

مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام ایک روح پرور پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں تین بزرگان سلسلہ نے خلفاء کرام سے متعلق اپنی یادوں پر مبنی واقعات سنائے۔ یہ بزرگ مکرم چوہدری محمد علی صاحب، مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب تھے۔ قارئین انصار اللہ کے لئے اس شمارہ میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے بیان کردہ واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔ (مدیر ماہنامہ انصار اللہ)

مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے شروع میں ہی فرمایا تھا کہ خلفاء کرام کی شخصیت کا مکمل احاطہ کرنا اور ان کے مقام کا احاطہ کرنا اور ادراک حاصل کرنا ہم جیسے لوگوں کا کام نہیں۔ خاکسار ہمارے تین محبوب جو ہم سے رخصت ہو چکے ہیں ان کی شخصیات کے ایک آدھ پہلو پر بات کرے گا اور یہ ساری بات خاکسار کے ذاتی مشاہدہ پر مبنی ہے اور خاکسار اور خاکسار کی فیملی اور خاندان سے جو ان کا لطف و کرم ہے اس سے جو فائدہ اٹھایا (اس کا ذکر کرے گا) اب سب لوگوں کو اس کا علم ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غار حرا میں پہلی قرآنی وحی نازل ہوئی اور آپ کو یہ احساس ہوا کہ آپ پر کتنی بڑی اور کتنی وسیع ذمہ داری ڈالی جا رہی ہے تو قدرتی طور پر آپ کی طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوئی اور آپ اپنے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اظہار کیا اپنی گھبراہٹ کا اور اپنے اس خوف کا اور ڈر کا کہ کیا میں اس ذمہ داری کو پورا بھی کر سکتا ہوں اتنی بڑی ذمہ داری ہے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی اور آپ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے کہا جس شخص میں یہ اوصاف ہوں اس کو اللہ تعالیٰ کس طرح ضائع کر سکتا ہے اور سب سے پہلا وصف جو آپ نے بیان کیا وہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلہ رحمی کرتے ہیں تو خاکسار اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صلہ رحمی کے ایک دو واقعات کا ذکر کرے گا۔

حضرت مصلح موعود کا ذکر خیر: ہم سب جانتے ہیں کہ حضورؓ نے کتنا عملی کام کیا ہے کتنی جماعت کی تنظیم کے لحاظ سے کام کیا ہے پھر ہندوستان کی سیاست اور ہندوستان اور پاکستان کی آزادی کے سلسلہ میں کتنا کام کیا ہے۔ لیکن ان تمام مصروفیات کے باوجود حضور اپنے عزیزوں اپنے رشتہ داروں اپنے قرابت داروں سے محبت کا، پیار کا، احسان کا سلوک خوش دلی سے بشاشت سے فرماتے تھے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ ان کے لئے باوجود اتنے مصروف الاوقات ہونے کے کبھی وقت دینے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ ویسے تو حضور کے احسان ساری جماعت پر ہیں لیکن اپنے خاندان پر میں ان احسانوں کا ذکر نہیں کر رہا جو

روحانی احسان ہیں جو دینی احسان ہیں جو تربیتی احسان ہیں خاکسار اس وقت جو عام روزمرہ کے معاشرہ میں نیکی کرتا ہے احسان کرتا ہے اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جیسے چوہدری صاحب (چوہدری محمد علی) نے فرمایا تھا۔ جب پارٹیشن ہوئی ہے تو ہم سب لوگ قادیان سے آئے لٹے پٹے آئے۔ اکثر کی کوئی آمد کی سبیل نہیں تھی اور حضور کے زیر سایہ سارا خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا رتن باغ میں آ کر ٹھہرا اور شروع میں آپ نے ہی سارے خاندان کا بوجھ اٹھایا خوراک کا۔ رہائش کا۔ آخر بہرحال ہم پانی بجلی سب کچھ استعمال کرتے تھے۔ یہ بھی اخراجات تھے۔ یہ تمام کے تمام اخراجات حضور اپنی گرہ سے اپنی جیب سے کرتے۔ حالانکہ جس طرح ہمارا نقصان ہوا تھا جس طرح حضور کے دوسرے رشتہ داروں کے نقصانات ہوئے تھے۔ ان کی آمد کے طریقے اور سبیلیں کم ہوگئی تھیں اس طرح حضور کو بھی مالی نقصان ہوئے تھے۔ لیکن کئی مہینے حضور نے سارا بوجھ سارے خاندان کا اٹھایا اور صرف یہی نہیں۔ اب میں اپنا ذاتی فیملی کا ذکر کرتا ہوں۔ میری والدہ بیان کرتی ہیں۔ تین چار مہینے اس طرح گزر گئے حضرت صاحب کی طرف سے ہی کھانا آتا تھا۔ حضرت صاحب کی طرف سے سارے اخراجات پورے کئے جاتے تھے آہستہ آہستہ جوں جوں وقت گزرتا گیا لوگوں کی خاندان کے مختلف لوگوں کی آمد کی کوئی نہ کوئی سبیل پیدا ہونی شروع ہوگئی تو ایک ایک دو دو کر کے جو خاندان کے مختلف حصے تھے انہوں نے اپنا انتظام کرنا شروع کر دیا۔ اپنے کھانے پینے کے اخراجات اٹھانے لگے میری والدہ بیان کرتی ہیں کہ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ ہم ابھی بھی حضرت صاحب پہ بوجھ ہیں لیکن مجبوری تھی کہ آمد کی ایسی کوئی سبیل نہ تھی کہ ہم اپنے آپ کو علیحدہ کر سکتے۔ اب آپ دیکھیں کہ حضرت صاحب کی فراست اور حضرت صاحب کی احساس کی لطافت کہ حضرت صاحب نے جب یہ دیکھا کہ خاندان کے بعض حصے علیحدہ ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنا انتظام کر لیا ہے تو انہوں نے بھانپ لیا کہ لوگوں کو احساس ہونا شروع ہو گیا ہوگا کہ بعض ایسے بھی ہوں گے کہ باوجود اس احساس کہ ابھی علیحدہ نہیں ہو سکتے والدہ کہتی ہیں کہ دل میں یہ شرمندگی محسوس کرتی تھی تو ایک دن حضرت اماں جان کو کہلا کر بھیجا اور خود نہیں کہا کہ کہیں احساس نہ ہو حضرت اماں جان جو ہماری والدہ کی پھوپھی تھیں۔ ان کے ذریعہ پیغام بھجوایا کہ نصیرہ بیگم لوگ تو مجھے چھوڑ گئے ہیں تم نہ مجھے چھوڑنا۔ کیا آدمی ہے؟ یہ اس خوبصورتی سے اور اس حسن کے ساتھ اظہار کیا کہ دوسرے کی عزت نفس بھی مجروح نہ ہو دوسرے کہ یہ احساس بھی نہ ہو کہ میرے ساتھ احسان کا سلوک ہو رہا ہے۔ بلکہ یہ اظہار کیا کہ گویا حضور ہم پر احسان نہیں کر رہے بلکہ ہم حضور پر کوئی احسان کر رہے ہیں کہ ان کے دسترخوان سے کھا رہے ہیں۔ اس طرح یہ چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں۔ حضور نے ہر وقت اور زندگی بھر سارے رشتہ داروں سے اپنے سارے عزیزوں سے صلہ رحمی کا سلوک فرمایا۔ مہربانی کا، احسان کا، محبت کا، پیار کا، شفقت کا سلوک فرمایا۔ اس طرح چونکہ میں اپنے ذاتی واقعات بیان کر رہا ہوں۔ جب ربوہ نیا نیا بنا ہے ہم اس وقت کچے مکانوں میں رہتے تھے تو میرے بہنوئی صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب

مرحوم وہ بھی کام کی تلاش میں تھے۔ وہ بارایٹ لاء تھے انہوں نے سوچا کہ چلو میں پریکٹس شروع کرتا ہوں۔ سرگودھا کو انہوں نے پریکٹس کے لئے چنا۔ وہاں وہ چلے گئے لیکن وہاں انہیں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔ تو میری والدہ اور ہمارے ابا جان ان سے ملنے کے لئے سرگودھا گئے۔ (یہ بھی ایک لطیفہ ہی ہے۔) وہاں سے ابا جان نے دو خط لکھے ایک حضرت صاحب کو دعا کے لئے اور ایک میرے چھوٹے بھائی جو آپ کے صدر ہیں میاں احمد صاحب (مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان) کو خط لکھا۔ اب غلطی ابا جان سے یہ ہوئی کہ لفافے پر غلط ایڈریس لکھ دیا۔ جو حضرت صاحب کا خط تھا اس پر میاں احمد کا ایڈریس لکھ دیا۔ اور جو میاں احمد کو خط لکھا اس پر حضرت صاحب کا نام لکھ دیا۔ حضرت صاحب کو وہ خط ملا۔ حضرت صاحب نے وہ خط دیکھا۔ اس خط میں جو میاں احمد کو لکھا تھا اس میں ہمارے ابا جان نے لکھا۔ کہ گھر سے اتنا گڑ، اتنی شکر، اتنی دال اور اتنی فلاں چیز کھانے پینے کی چیزیں بھیج دو۔ حضور کو فوراً احساس ہوا کہ ظفر کے گھر کھانے پینے کی تنگی ہے اور انہوں نے گھر سے یہ اشیاء منگوائی ہیں۔ اب اس خط پر لکھا ہوا تھا پیارے احمد۔ اب ہمارے خاندان میں دو احمد تھے۔ ایک تو آپ کے صدر صاحب میاں احمد اور ایک عبدالرحیم احمد صاحب۔ جو حضرت صاحب کے داماد تھے۔ حضرت صاحب نے یہ سمجھ کر کہ یہ شاید میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو یہ خط لکھا ہے۔ فوراً میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو بلوایا۔ اور ان کو پیسے دیئے اور فرمایا کہ یہ چیزیں فوراً میاں عزیز احمد صاحب کو پہنچاؤ۔ شام کے وقت یا اگلے دن میاں احمد صاحب ہی بہتر بتا سکتے ہیں میاں احمد کو خط مل گیا۔ اور اپنے وقت پر میاں احمد حضرت صاحب کے پاس حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے کہا حضور میرے لفافے میں سے آپ کا یہ خط نکلا ہے۔ حضرت صاحب فرمانے لگے لاحول ولاقوۃ تم نے مجھے اتنا پریشان کیا ہے۔ میں تو عبدالرحیم احمد کو پیسے دے کر بھجوا بھی چکا ہوں کہ سامان لے جائے وہاں۔ اب دیکھیں یہ کہنے کو بڑی چھوٹی باتیں ہیں لیکن جو شفقت جو محبت اور پیار کا احساس ہوتا ہے۔ وہی دل جانتا ہے جس پر یہ چیز گزر رہی ہو۔

ایک اور واقعہ آپ کو سنا دیتا ہوں جب ربوہ بنا ہے تو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تو ربوہ آ گئے لیکن آپ کی بیگم صاحبہ لاہور ہی میں ٹھہری رہیں حضرت صاحب چاہتے تھے کہ وہ بھی آ جائیں ایک آدھ دفعہ حضور نے پیغام بھی بھجوایا لیکن وہ ربوہ آنے کو تیار نہ ہوئیں۔ ایک دفعہ حضور لاہور تشریف لے گئے۔ حضور بھی رتن باغ میں ٹھہرے وہ بھی رتن باغ میں تھیں۔ حضور نے پیغام بھجوایا کہ اب آپ ربوہ آ جائیں۔ انہوں نے نالنے کے لئے کہا کہ میرا تو وہاں کوئی مکان نہیں۔ میں کس طرح ربوہ آ سکتی ہوں تو حضور نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں ہے۔ مکان کا انتظام ہو جائے گا۔ آپ چلیں۔ کچھ مکان تیار ہو گئے ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں میں کل جا رہا ہوں۔ آپ میرے ساتھ چلیں جو مکان آپ کو پسند ہو وہ آپ لے لیں۔ انہوں نے پھر کہا کہ میں اس طرح نہیں جا سکتی کہ اتنی جلدی تیاری کس طرح کر لوں۔ تو حضور نے فرمایا کہ میں اپنا پروگرام ملتوی کر دیتا ہوں۔ کل نہیں جاتے پرسوں چلے جائیں گے۔ آپ تیاری اچھی طرح کر لیں خیر اب آپ سوچیں کہ یہ کون آدمی کہہ رہا ہے یہ وہ شخص کہہ رہا ہے جس پر ساری دنیا کی جماعتوں کا بوجھ ہے

جس کا پروگرام بڑا تفصیلی پہلے سے طے ہوا ہوتا ہے اور جس نے سینکڑوں ہزاروں کام نپٹانے ہوتے ہیں خیر اب مکرمہ بیگم صاحبہ مجبور ہو گئیں اب کوئی مفر نہیں تھا۔ تو حضور ٹھہرے۔ اور ساتھ لے کر آئے۔ اس وقت تک کئی مکان بن گئے ہوئے تھے۔ یہ مکان اب جس میں انجمن کے کوارٹرز ہیں غالباً ان مکانوں میں جہاں چوہدری فتح محمد سیال رہے تھے۔ حضرت صاحب نے ان کو کہا کہ یہ دیکھ لیں اس میں سے جو آپ کو پسند ہو آپ لے لیں تو انہوں نے ہم ان کو چچی جان کہتے تھے۔ کہا کہ اس میں تو میں نہیں ٹھہر سکتی مجھے تو ایسا مکان چاہئے جو انڈیپینڈنٹ (Independent) بھی ہو اور منصور کے ساتھ ہو۔ حضرت میاں منصور احمد صاحب کے ساتھ جو آپ کے صاحبزادے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ اچھا ٹھیک ہے۔ حضرت میاں منصور احمد صاحب کا جو مکان ہے اس کے پیچھے جگہ خالی تھی۔ جہاں اب بیگم صاحبہ میر مسعود احمد صاحب رہتی ہیں وہاں حضور نے فوراً آرڈر دے دیا کہ یہاں مکان تیار کروایا جائے اور بیگم بُو صاحبہ کو وہاں رکھا جائے میں نے کئی دفعہ چچی جان سے سُنا۔ بار بار کہا کرتی تھیں کہ یہ حضرت صاحب ہی تھے۔ جنہوں نے اتنا کیا۔ کون اتنے نخرے اٹھاتا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں تو حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہوگا جس پر حضرت صاحب کا کوئی ذاتی احسان نہ ہو۔ آپ اکثر لوگ زمیندار ماحول کے ہیں اور زمینداروں کی عادتوں سے واقف ہیں اور حضرت صاحب بھی دنیاوی طور پر بنیادی طور پر ایک زمیندار تھے۔ آپ جانتے ہیں کہ زمیندار اور پھر پنجاب کا زمیندار۔ یہ کبھی پسند نہیں کرتا۔ جب وہ کہیں دیکھتا ہے کہ فلاں رقبہ اچھا ہے۔ وہ میں لے لوں وہاں زمین آباد کی جاسکتی ہے۔ وہ کبھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے ہم پلہ کوئی ہو۔ اس کے خاندان سے اس کے شریک وہاں آباد ہو جائیں اور اس کے برابر کی ٹکر کے ہو جائیں لیکن جب حضرت صاحب نے انجمن کے لئے اور اپنے لئے سندھ کی زمینیں خریدی ہیں تو حضور نے اپنے سارے خاندان میں پوری کوشش کی کہ لوگ وہاں زمین لیں وہاں آباد ہوں اور دنیاوی طور پر بھی فائدہ اٹھائیں شائد شہری لوگ اس چیز کو نہ سمجھیں۔ زمینداروں میں سے بڑا لیبرل کہلانے والا زمیندار بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کی ٹکر کا آدمی اس کے پاس اس کے برابر کا اس کے آس پاس زمین خریدے اور وہ اس کے برابر آجائے۔ لیکن حضور نے جہاں اپنے خاندان کی دینی اصلاح اور تربیت کی کوشش کی وہاں یہ بھی کوشش فرمائی کہ دنیاوی طور پر وہ ترقی کریں تو یہ چھوٹی سی دو چار ذاتی مشاہدہ کی چیزیں ہیں اس سے جو حضرت صاحب کا صلہ رحمی کا وصف ہے اور حضور جو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے احسان کا سلوک فرماتے تھے۔ وہ سامنے آتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بارے میں: حضور کے ساتھ خاکسار کو لمبا عرصہ کالج میں بھی اور بعد میں بھی کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ حضور کی طبیعت میں بنیادی چیز جو تھی وہ حضور کی مہربانی، لطف، عفو، درگزر اور چشم پوشی اور نرمی کا سلوک ہے۔ پھر حضور کو وہ وقار تھے۔ حضور ایک نہایت عزت کے مقام پر فائز تھے۔ لیکن اتنی ہی عاجزی اور انکساری تھی خاص طور پر جہاں کوئی جماعتی معاملہ آجاتا تھا۔ وہاں حضور نے کبھی اپنی انا کو آڑے نہیں آنے دیا۔ مجھے یاد ہے۔ ایک شریف صاحب ہوتے تھے جو سیکرٹری ایجوکیشن تھے۔ کالج کا کوئی کام تھا۔ حضور اس وقت پرنسپل تھے۔ حضور نے ان سے وقت لیا کالج کے کام کے سلسلہ میں۔ حضور وہاں تشریف لے گئے۔ جیسے ہماری بیوروکریسی کی عادت ہے۔ انہوں نے وہاں حضرت صاحب کو کچھ دیر بٹھایا اور پھر کہہ دیا کہ وقت نہیں ہے۔ پھر کسی وقت تشریف لے آئیں۔ ایک دو دفعہ اس طرح ہوا۔ جب تیسری دفعہ ہوا تو حضور اندر گئے اور کہنے لگے کہ دیکھیں۔ میں وقف زندگی

ہوں ۔اور جماعت کا کالج میرے سپرد ہے۔آپ نے اگر سلام کروانے ہیں تو میں یہاں کئی بار سلام عرض کر دیتا ہوں لیکن میرا وہاں کام کا حرج ہوتا ہے۔اس لئے مجھے بار بار کے پھیرے نہ دلوائیں ۔اگر آپ 100 مرتبہ کہیں تو میں 100 مرتبہ سلام کر دیتا ہوں ۔وہ بے چارے شرمندہ ہوئے تو یہ جو عاجزی اور انکساری تھی حضور کی ۔خاص طور پر جماعت کے معاملات میں وہ ظاہر ہوتی ہے۔

پھر میں نے حضور کے ساتھ 1974ء میں بھی کام کیا ہے۔حضور کا توکل،حضور کا اطمینان عجیب تھا۔حضور کو ان سارے واقعات کا جو 1974ء میں گزرے۔دکھ تو تھا۔تکلیف تو تھی ۔احباب کے جماعت کا جو نقصان ہو رہا تھا۔احباب کو جو لوٹا جا رہا تھا، آگیں لگائی جا رہی تھیں، جو دوست شہید کئے جا رہے تھے،ان کا بہت صدمہ تھا لیکن اس کے باوجود بھی میں نے حضور کی طبیعت میں حالانکہ اس وقت یہ بھی مشہور ہوا تھا کہ حکمران حضور کی گرفتاری کریں گے اور ایسی خبریں آتی تھیں کہ سمن جاری ہو گئے ہیں ۔یہ ہو گیا ہے وہ ہو گیا ہے۔لیکن حضور کی طبیعت میں،اپنے اللہ کے حضور اپنی گھبراہٹ کا اظہار کیا ہو تو کیا ہو لیکن جو حضور ہمیں نصیحت فرماتے تھے کہ ہماری مسکراہٹ کوئی نہیں چھین سکتا میں نے حضور کے لبوں سے ان دنوں میں بھی کبھی مسکراہٹ غائب نہیں دیکھی ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ : ایم ٹی اے نے حضور کی شخصیت کو گھر گھر میں پہنچا دیا۔حضور کی طبیعت میں جو میں نے سب سے زیادہ چیز نوٹ کی ۔وہ یہ تھی کہ حضور کی طبیعت میں صفت شکور بہت ہی نمایاں تھی ۔کوئی شخص ذرا سا کوئی کام کر دیتا۔خواہ وہ جماعتی ہو یا حضور کے لئے کوئی ذاتی خدمت سرانجام دے دے۔اس کی اتنی قدر دانی کرتے تھے۔اتنی قدر دانی کرتے تھے کہ اتنی تعریف کرتے تھے کہ ڈر ہوتا تھا کہ کسی کا دماغ نہ خراب ہو جائے۔حضور کو میں نے فیض احمد فیض کی کلیات ''نسخہ ہائے وفا'' تحفۃً کچھ شعر لکھ کر کچھ عرض کر کے بھجوائی ۔ چند دن اس کی رسید یا جواب نہ آیا ۔ایک دن ایک لمبا چوڑا خط اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا کہ میرے پاس پہلے وقت نہیں تھا۔میں ہاتھ سے لکھ کر تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا ۔اور لکھا کہ تم نے کتاب بھیجی اس کا نام ہی ''نسخہ ہائے وفا'' ہے۔

اسی طرح ہم نے گھر میں کوئی چیز بنائی ۔میری بیگم نے دو چیزیں بنائیں اور تحفۃً حضور کو بھیجیں۔اب یہ کیا ہے۔چند ٹکے کی چیز ہے۔اس پر بھی حضور کا اپنا لکھا ہوا خط آیا ۔اور اس میں حضور نے میری بھی لاج رکھ لی ۔ بنائی تو دونوں چیزیں میری بیگم نے تھیں لیکن فرمایا کہ تم نے فلاں چیز بھیجی ۔

؎ رُخِ روشن کے آگے شمع رکھ کر وہ یہ کہتے ہیں
اُدھر جاتا ہے دیکھیں یا اِدھر پروانہ آتا ہے

دونوں چیزیں میرے سامنے ہیں سمجھ نہیں آتی ۔کس کی تعریف کروں ۔کونسی زیادہ اچھی ہے۔

یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ۔ ہزاروں لوگ حضور کو تحائف دینے والے اور ادا کرنے والے ہیں،لیکن اپنے خادم کی یہ دلجوئی اور دلداری اور حوصلہ افزائی اور قدر دانی......تو اللہ کی جو صفت شکور ہے۔وہ حضرت صاحب میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی ۔ ذرا سی بات کی نہایت قدر کرتے نہ صرف دل میں قدر رہتی بلکہ اس کا اظہار فرماتے۔ یہ چند چیزیں تھیں بات یہ ہے کہ دنیا میں یہ بھی طریق ہے۔جب دنیا سے صاحب کمال گزر جاتا ہے۔ہم سے جدا ہوتا ہے۔افسوس ہوتا ہے عام دنیا میں تو یہ ہے۔دکھ بھی ہوتا ہے۔افسوس بھی ہوتا ہے اور لوگوں کو احساس محرومی بھی ہوتا ہے کہ یہ شخص ہم سے رخصت ہو گیا اس میں یہ خوبیاں تھیں ۔ پتہ نہیں اب آئندہ ایسا شخص آئے یا نہ

آئے اور لوگ کہتے ہیں کہ

ع آں قدح بشکست وآں ساقی نہ ماند

اس طرح لوگ اپنے افسوس کا اظہار کرتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ جب ہمارے یہ پیارے ہم سے جدا ہوئے تو ہمیں بھی بہت دکھ بہت تکلیف ہوئی بہت رنج ہوا۔ بہت غم ہوا۔ غم کے پہاڑ ٹوٹے۔ ہمارے محبوب بھی جو عام دنیا میں صاحبِ کمال ہیں ان سے بہت زیادہ قیمتی وجود تھے۔ ان سے زیادہ محبت کرنے والے تھے۔ ان سے زیادہ صاحبِ کمال تھے اور پھر ہماری محبت بھی ان سے اس محبت سے بہت زیادہ تھی جو عام دنیا میں عام لوگوں کو صاحبِ کمال لوگوں سے ہوتا ہے۔ لیکن یہ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ غم کے پہاڑ ٹوٹے لیکن ہم میں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ وہ احساس محرومی نہیں ہوتا کیونکہ یہ تو ٹھیک ہے۔ آں ساقی نہ ماند لیکن جب نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے کہ آں ساقی نہ ماند لیکن ایک دوسرا ساقی موجود ہوتا ہے۔ اور اس ساقی میں وہی اوصاف کریمانہ وہی دلجوئی وہی دلداری وہی قدردانی وہی محبت ہر ایک رنگ اپنا اپنا علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔ ہر ایک کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ لیکن بنیادی طور پر وہ محبت کا دریا ہمیں نئے ساقی میں بھی نظر آتا ہے اور اس وقت یہ احساس ہوتا ہے کہ کسی نے ٹھیک کہا تھا کہ اور یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے دل ایسے شخص کے لئے جو کل تک ہم جیسا تھا جیسے احدٌ من الناس کہہ سکتے ہیں۔ اس شخص کے لئے محبت ہم میں کہاں سے آ گئی۔ یہ کل تک تو ہمارے جیسا تھا۔ جس طرح اور بیسیوں سینکڑوں دوست ہمارے واقف ہیں یہ کل تک تو یہ ہمارے لئے ویسے ہی تھا۔ آج کیوں ہمیں اس سے عشق ہے۔ کیوں اس سے پیار ہے۔ آج کیوں ہمیں اس سے محبت ہے۔ تو اس وقت یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی نے ٹھیک کہا تھا کہ

عشق اوّل در دل معشوق پیدا میشود

کہ اللہ تعالیٰ جس کو اس مقام پر رکھتا ہے اس کے دل میں اپنے متابعین کی اپنے مخلصین کی ایسی محبت ڈالتا ہے۔ ایسا پیار ڈالتا ہے اس کو ایسی دلداری، دلجوئی اور دلسوزی کی نعمتیں عطا کرتا ہے کہ ان کا عکس ہمارے دل میں بھی ہوتا ہے۔ اور یہ محبت جو ہے۔ یہ دوطرفہ ہے یہ باہمی ہے۔ یہ یک طرفہ ٹریفک نہیں ہے۔ بہر حال یہ جوان کے دل میں محبت ہے اس کے مقابلہ پر ہمارے دل میں شاید پاس بھی نہ ہو۔ جزاکم اللہ

☆☆☆☆

(بقیہ از صفحہ 20) ”اے میرے بیٹے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو اور اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم خلافت کے وفادار اور خلافت سے انتہائی محبت کرنے والے رہو گے تو کوئی دنیا کی طاقت تم پر غالب نہیں آ سکے گی اور دنیا کی کوئی طاقت یا طاقتور انسان تمہیں ذلیل و رسوا نہیں کر سکے گا اور انشاء اللہ تم ہر میدان میں مظفر و منصور ہو گے۔ یہی حقیقت ہے اور میری زندگی کا نچوڑ ہے۔ پس اے میرے بیٹے خدا تیرے ساتھ ہو خلیفہ وقت کی دعاؤں کے تم طلبگار رہو اور اپنے آخری سانس تک خلیفۂ وقت سے وابستگی رکھنا اور اگر اس راہ میں موت بھی آوے تو اے میرے بیٹے خدا کی قسم اسے سینے سے لگالینا تا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تم پر بے انتہا فضل فرماتا ہوا جنت کا ہر دروازہ تم پر کھول دے۔“ (خط محررہ۔ اگست ۱۹۷۱ء)

خلافت کی ضرورت، اہمیت اور برکت

(مکرم کریم ظفر ملک صاحب)

قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے لیکن نعمت خلافت پانے کے لئے کامل ایمان اور عمل صالح کی شرط رکھ دی ہے یعنی جب بھی امت ایمان بالخلافت کے ساتھ عمل صالح کرے گی تو وہ خلافت کے انعام سے سرفراز ہوگی اور خلافت ہی واحد ذریعہ ہے کہ جس کی بدولت مومنین کی جماعت کو استحکام حاصل ہوگا اور دین بھی مضبوط ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے مگر اُس نور کو مکمل کرنے کا ذریعہ نبوت ہے۔ اور اُس کے بعد اُس کو دنیا میں پھیلانے اور زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قائم رکھنے کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ خلافت ہی ہے گویا نبوت ایک چمنی ہے جو اُس کو آندھیوں سے محفوظ رکھتی ہے اور خلافت وہ ریفلیکٹر ہے جو نبوت اور الوہیت کے نور کو لمبا کر دیتا ہے اور اسے دور تک پھیلا دیتا ہے۔“
(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۳۱۲)

خلافت کے معنی

خلافت کے لغوی معنے نیابت یا جانشینی کے ہوتے ہیں۔ اصطلاحاً خلیفہ سے مراد نبی کا جانشین اور قائمقام کے ہوتے ہیں۔“ (النھایۃ جلد ۱ صفحہ ۳۱۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفہ کے معنی یوں بیان فرماتے ہیں:

”خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں۔ جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو اُن کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۸۳)

خلافت کا وجود نبوت کی طرح ضروری ہے کیونکہ اس کے ذریعہ جلال الٰہی کے ظہور کے زمانہ کو ممتد کیا جاتا ہے اور الٰہی نور کو ایک لمبے عرصہ تک کے لئے دنیا کے فائدہ کے لئے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

چنانچہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خلافت کا وعدہ دیا گیا تو آپ کو ایک ایسا دلی سکون نصیب ہوا جس کو آپ نے اشاروں کنایوں میں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا اظہار کیا مگر واضح طور پر انہیں اپنا جانشین نہ قرار دیا۔ ”ایک موقع پر فرمایا ابوبکر کی کھڑکی کے علاوہ تمام کھڑکیاں جو مسجد نبوی میں کھلتی ہیں بند کر دی جائیں۔“ پھر اپنی زندگی کے آخری ایام میں ان کو اپنی جگہ امّت کا امام الصلوٰۃ مقرر فرما دیا اور دل چاہتے ہوئے بھی ان کے حق میں اعلان خلافت نہ کیا تاکہ امت کو لَا خِلَافَةَ اِلَّا بِمَشُوْرَةٍ کا جو ارشاد فرمایا تھا اس کی تکمیل ہو۔ چنانچہ آپ نے اس امر کا بھی اظہار فرمایا کہ ”اللہ اور مومنین ابوبکرؓ کے علاوہ

کسی اور وجود کو خلیفہ منتخب کرنے پر راضی نہ ہوں گے۔"

چنانچہ جونہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر پھیلی امت مسلمہ میں ایک غم و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے بہادر انسان غم کے باعث وہ یہ کہنے لگے کہ جس نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں مَیں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت مدینہ سے باہر تھے۔ جونہی مدینہ میں آئے سیدھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لے گئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے چادر کو اٹھایا آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا "اللہ تعالیٰ آپ پر کبھی دو موتیں جمع نہیں کرے گا" یعنی آپ کی ظاہری وفات اور آپ کے قائم کردہ دین کی موت۔ جس کے اغیار منتظر تھے۔ اس کے بعد آپ نے ایک پُرشوکت خطاب کیا جس میں آپ "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ (آل عمران: ۱۴۵) کی پُرمعارف تفسیر بیان کی اور فرمایا سنو جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ اللہ زندہ اور جاوداں ہے اور اسے وفات کبھی نہیں آئے گی۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے جب یہ آیت سُنی تو ہم یہ سمجھے کہ شاید یہ آج ہی نازل ہوئی ہے مدینہ کی ہر گلی سے اس آیت کی آوازیں آ رہی تھیں اس کے بعد سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین کا سوال پیدا ہوا سقیفہ بنی سعد میں صحابہؓ کا اجتماع ہوا اور بالآخر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر اتفاق ہوا۔ پھر ان کے ذریعہ اور ان کے بعد آنے والے خلفاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے وہ تمام وعدے پورے ہوئے اسلام خطۂ عرب سے نکل کر ایک طرف فارس و افغانستان تک پھیل گیا اور دوسری طرف یورپ کی دہلیز سپین تک اسلام کے جانثاروں نے آقدم جمائے تیسری طرف افریقہ میں اسلام پھیلنے لگا اور قیصر و کسریٰ کی حکومتیں تباہ ہوئیں اسلام کا بول بالا ہوا مگر یہ تمام فتوحات امت مسلمہ کی وحدت کی وجہ سے حاصل ہوئیں اور وحدت بغیر خلافت کے ناممکن ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی فوج کی تعداد بہت کم تھی۔ لیکن خلافت کی برکت سے مسلمان فتح مند ہوئے۔ آج بھی خلافت ہی واحد ذریعہ ہے کامرانی و کامیابی کا۔ کیوں کہ نبوت کا عظیم مقصد بغیر خلافت کے نامکمل ہے۔

احادیث نبویہ کی روشنی میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور احادیث پر یکجائی غور و تدبر کرنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ امت مسلمہ خلافت راشدہ کی نعمت سے محروم ہو جائے گی۔ یہ ایسا زمانہ ہوگا کہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روگردانی کریں گے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ امام مہدی کو بھیجے گا۔ جن کے ذریعہ پھر سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہوگا۔ حدیث میں ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا

فَتَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنَ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَیَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔ (مشکوۃ المصابیح۔کتاب الرقاق۔باب التحذیر من الفتن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاتم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گاپھر وہ اس کو اٹھا لے گاپھر خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کا منشاء ہوگا۔پھر اللہ تعالیٰ اُسے بھی اٹھا لے گا۔پھر ایذاءرساں بادشاہت قائم ہوگی اور جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا یہ رہے گی۔پھر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ رہے گی۔پھر خدا اُسے بھی اٹھا لے گا۔اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

مذکورہ حدیث میں امت مسلمہ کیلئے خوشخبری ہے

مندرجہ بالا حدیث میں امت مسلم کیلئے ایک عظیم خوشخبری ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جب امت پر ہولناک دن ہوں گے۔افتراق وتشتت ہوگا تولازماً خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہوگا کیونکہ دین اسلام آخری دین ہے اور یہ آخری پیغام ہے اب کوئی دین نہیں آئے گا۔دین اسلام کی آبیاری اللہ تعالیٰ کرتا رہے گا

جماعت احمدیہ اور خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کوخلافت کی خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں::

’’سواے عزیزو!جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دوقدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کوترک کردیوے۔اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہواورتمہارے دل پریشان نہ ہوجائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گاپھر خدا اس دوسری قدرت کوتمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔‘‘ (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد۲۰ص ۳۰۵)

خلافت کیوں کرضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقانہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جوتمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واَولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔سواسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کوتجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے‘‘ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد۶ صفحہ۳۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس خلافت کا وعدہ دیا گیا اور جسے آپ نے قدرت ثانیہ کا نام دیا ہے اس کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

''اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سوضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگر چہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔ اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی خلافت کا وعدہ دیا گیا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت ثانیہ کو سیدنا حضرت حکیم مولوی نور الدین کے وجود میں ظاہر کیا جو دشمنوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنے والے اور دین کو تمکنت عطا کرنے کا موجب ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے وصال کے بعد سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کو اللہ تعالیٰ نے خلعت خلافت سے سرفراز کیا۔ آپ کے ۵۲ سالہ دورِ خلافت میں احمدیت کا قافلہ اس عظیم سالار کی معیت میں آگے سے آگے بڑھتا گیا۔ ہندوستان سے نکل کر ہمارے مربی انڈونیشیا، یورپ، افریقہ، روس اور امریکہ میں پہنچے اور دین حق کا بول بالا ہوا۔ آہستہ آہستہ خلافت کی برکت سے جماعت ترقی پر ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ خلافت ثالثہ کے بابرکت دور میں جماعت کو بڑی سختیوں کا سامنا کرنا پڑا مگر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بڑی جوانمردی سے جماعت کو اس پرشور زمانہ سے کامیاب و سرفراز آگے سے آگے چلنے کا حوصلہ دیا۔

خلافت رابعہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کے نفوس میں ہجرت امام کے طفیل بہت برکت دی۔ جماعت کی مالی ترقی میں برکت دی اور جماعت کو MTA کی سی عظیم دولت سے نوازا خلافت کو اور خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اور اپنی مدد خاص سے دشمن کے عزائم سے محفوظ رکھا۔ اور اب سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دور میں اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی تائیدات سے نواز رہا ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہے؟ یہ سب ان وعدوں کے طفیل ہے جو خود

عرش کے خدا نے اپنے پیارے محبوب سے کیے۔ اللہ تعالیٰ کا اس خلافت موعودہ کے ذریعہ دین کو تمکنت دیتے چلے جانا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ہمارا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے۔

آج جبکہ مسلمان اندرونی اور بیرونی طور سخت دباؤ کا شکار ہیں ہر محاذ پر مسلمانوں کو ناکامی کا سامنا ہے۔ دینی و دنیوی دونوں لحاظ سے امت مسلمہ زوال پذیر ہے۔ ایسے حالات میں خلافت حقہ کی ضرورت بشدت محسوس کی جاتی ہے۔

فروری ۱۹۷۴ء کے موقع پر پاکستان میں مسلم سربراہان کی کانفرنس ہوئی تو اس وقت جو حالت تھی اُس کا اندازہ کر کے مولانا عبدالماجد دریاباد ی ایڈیٹر صدق جدید نے ''خلافت کے بغیر اندھیرا'' کا عنوان دے کر لکھا:

''اتنے تفرق وتشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رخ کس طرف ہے؟ مصر کدھر اور حجاز اور یمن کی منزل کون سی ہے اور لیبیا کی کون سی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی۔ ایک اسرائیل کے مقابل پر سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت کو چھوڑ کر قومیتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکالتے۔'' (صدق جدید ہندوستان یکم مارچ ۱۹۷۴ء)

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔'' (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶، ۳۰۷)

الحمدللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ پیشگوئی پوری ہورہی ہے اور اب قدرتِ ثانیہ کے پانچویں مظہر کے دور میں قافلہ احمدیت مستحکم سے مستحکم ہوتا جارہا ہے۔ خلافت حقہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ چراغ کب کا دشمنانِ حق کے ذریعہ بجھ چکا ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی روشنی کو دوام بخشتا ہے اور یہ تمام اکنافِ عالم کو روشن کرتا جارہا ہے۔ خلافت حقہ احمدیہ پر ابتداء سے ہی اندرونی اور بیرونی حملے اور فتنے زوروں سے اٹھے لیکن اللہ تعالیٰ نے سب کو ناکام و نامراد کر دیا اور جماعت کو ایک اونچا مقام تمام دنیا میں مل رہا ہے۔ آج ہم بڑے فخر سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ الحمدللہ

لہٰذا لازم ہے کہ افرادِ جماعت خلافت سے ایسی وابستگی رکھیں کہ اُس کی مثال دنیاوی رشتوں میں بھی نہ ملے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو امام کے

ساتھ وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ۔''

(الفضل ۲۰/نومبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:

''یادرکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے...... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں، خدا کے حضور اس کے اُن دعوؤں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اُس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں...... قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اُس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اُس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ نہیں بسر کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہوسکتا۔'' (الفضل ۱۵/نومبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۶)

ہم اگر اپنی جماعت ہی کو دیکھ لیں۔ ہماری جماعت میں چونکہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت رکھی ہوئی ہے اس لئے بہت سے فوائد قوم کو پہنچ رہے ہیں۔ کہیں کسی احمدی کو ذرا بھی تکلیف ہو تو ساری دنیا میں احمدی اسے محسوس کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ مئی ۲۰۰۵ء کو سورۃ نور کی آیت نمبر ۵۶ کی تلاوت کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تاریخ کا وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل لوگوں کی آپ کی وفات کے بعد خوف کی حالت کو امن میں بدلا اور اپنے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو تمکنت عطا فرمائی یعنی اس شان اور مضبوطی کو قائم رکھا جو پہلے تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کردیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور نبی تھے......... پس آج ۹۷ سال گزرنے کے بعد جماعت احمدیہ کا ہر بچہ، بوڑھا، مرد اور عورت اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس بارے میں فعلی شہادت گزشتہ ۹۷ سال سے پوری ہوتی دیکھی اور دیکھ رہا ہوں۔'' (خطبات مسرور جلد ۳ صفحہ ۳۰۷، ۳۰۸)

یہ وہ تمام برکات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خلافت سے وابستہ کی ہیں اور یہ محض اور محض اس کے احسانوں سے ہم کو خلافت احمدیہ سے حاصل ہو رہی ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس عظیم انعام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے گئے وعدہ کے مطابق ہمیشہ ہمارے ساتھ رکھے اور ہمیں اس عظیم نعمت پر اپنے مولیٰ کے شکر کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خلافت سے متعلق والد محترم مولوی ظہور حسین صاحب مجھے جو تلقین فرمایا کرتے تھے۔ ملاحظہ کریں۔ اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

(باقی صفحہ 14 پر)

نصوصِ بیّنہ اور ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں

اطاعتِ خلافت

(مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ (النساء آیت ۶۰)

پھر فرمایا

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ (النساء آیت ۶۵)

پھر فرمایا

جو اس رسول کی پیروی کرے تو اس نے اللہ کی پیروی کی، اور جو پھر جائے تو ہم نے تجھے ان پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ (النساء آیت ۸۱)

پھر فرمایا

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے معاملہ میں ان کو فیصلہ کا اختیار باقی رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ بہت کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔ (الاحزاب آیت ۳۷)

پھر فرمایا

اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پا لیا۔ (الاحزاب آیت ۷۲)

حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں:

”خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ لفظ کا اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے، سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے

خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔'' (شہادۃ القرآن۔روحانی خزائن جلد۶ صفحہ۳۵۳)

پھر فرماتے ہیں:

''دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے، تا اُن کی اقتداء وہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پاجائیں۔'' (سبز اشتہار۔روحانی خزائن جلد۲ صفحہ۴۶۲)

''حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپؐ نے بہت مؤثر فصیح و بلیغ انداز میں ہمیں وعظ فرمایا جس سے لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور دل ڈر گئے، حاضرین میں سے ایک نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو الوداعی وعظ لگتا ہے، آپ کی موصیت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بات سنو اور اطاعت کرو خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہو۔ کیونکہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت بڑے اختلافات دیکھے گا۔ پس تم ان نازک حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اسے پکڑ لینا۔ دانتوں سے مضبوط گرفت میں کر لینا۔ تمہیں دین میں نئی باتوں کی ایجاد سے بچنا ہوگا۔ کیونکہ ہر نئی بات جو دین کے نام سے جاری ہو بدعت ہے اور ہر بدعت بُری گمراہی ہے۔''

(ترمذی کتاب العلم باب الاخذ بالسُنّۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِسمَعُوا وَاَطِیعُوا سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ ایک حبشی غلام کو ہی کیوں نہ تمہارا افسر مقرر کر دیا جائے۔ یعنی جو بھی افسر ہو اس کی اطاعت کرو۔'' (صحیح بخاری کتاب الاحکام باب السمع و الطاعۃ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر کوئی شخص اپنے امیر میں کوئی ناگوار یا بظاہر نظر بُری بات دیکھے تو وہ صبر کرے۔ یعنی جماعت سے وابستہ رہے۔ کیونکہ جو شخص تھوڑا سا بھی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے اور تعلق توڑ لیتا ہے وہ جہالت کی موت مرتا ہے۔''

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب السمع و الطاعۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں جس کام سے تمہیں منع کروں اس سے باز رہو اور جس کام کا حکم دوں اس کو بجا لاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کرنے پر اور ان سے اختلاف کرنے پر ہلاک ہو گئے۔''

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب کراھۃ اکثار السؤال)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔'' (صحیح مسلم کتاب الامارة باب و جوب الوفاء بیقة الخلیفہ)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں یہ بھی ایک موت ہوتی ہے۔جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۱۱)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''یقیناً یاد رکھو کہ جو شخص دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لا انتہا برکات سے حصہ دیتا ہے، ایسی برکات اُسے دی جاتی ہیں جو اس دنیا کی نعمتوں سے بہت ہی بڑھ کر ہوتی ہیں ان میں سے ایک عفوِ گناہ بھی ہے۔کہ جب وہ رجوع کرتا اور توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۴۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

''اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو بیعت بِک جانے کا نام ہے ایک دفعہ حضرت صاحبؑ نے مجھے اشارةً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا، سو اس کے بعد میری ساری عزت اور میرا سارا خیال ان ہی سے وابستہ ہو گیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال ....تک نہیں کیا۔پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی تمام حریّت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کا نام عبد رکھا ہے، اس عبودیت کا بوجھ اپنی ذات کے لئے مشکل سے اٹھایا جاتا ہے۔کوئی دوسرے کے لئے کیا اور کیونکر اٹھائے؟ طبائع کے اختلاف پر نظر کر کے یک رنگ ہونے کے لئے بڑی ہمت کی ضرورت ہے......اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی، اگر یہ بات منظور ہو تو میں طوعاً وکرہاً اس بوجھ کو اُٹھاتا ہوں۔'' (تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''پھر خلافت کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ یعنی جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعتِ

رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے۔ یہ وہی نکتہ ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِی فَقَدْ اَطَاعَنِی وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِی فَقَدْ عَصَانِی یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی پس **وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ** فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اُس وقت رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہوگی کہ اشاعت و تمکین دین کے لئے نمازیں قائم کی جائیں، زکوۃ دی جائیں اور خلفاء کی پورے طور پر اطاعت کی جائے۔"

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 367)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"حضرت مصلح موعود نے اشاعتِ قرآن کے سلسلہ میں اور توحید خالص کے قیام کے سلسلہ میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو دنیا میں قائم کرنے کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کو جو یہ فرمایا کہ جو قوم ایک ہاتھ کے اُٹھنے سے اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور ایک ہاتھ کے نیچے اشارہ کرنے سے بیٹھ جاتی ہے وہ اپنے اندر بڑی طاقت رکھتی ہے اُسے مٹانا آسان کام نہیں وہ بالکل حق ہے وہ ہاتھ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا ہاتھ نہیں، وہ ہاتھ مصلح موعود کا تھا، وہ ہاتھ خلیفۂ وقت کا ہاتھ ہے اور یہ اس کا کام ہے پس جدھر وہ اشاعتِ ...... کی مہم میں اور استحکام ...... کے لئے جماعت کو لے جانا چاہے تو ہم سب نے آنکھیں بند کر کے (سمجھ آئے یا نہ آئے) اس کی اطاعت کرنی ہے اور اس کے پیچھے چل پڑنا ہے اس میں بہت برکت ہے۔"

(خطباتِ ناصر جلد اول صفحہ 510-511)

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"بے شمار لوگ، میں نے دیکھا ہے حضرت مصلح موعود کو خط لکھا کرتے تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو خط لکھتے تھے، مجھے بھی لکھتے ہیں۔ میری ذات کی تو کوئی حقیقت نہیں ......لیکن خدا نے منصبِ خلافت پر مجھے مقرر فرمایا اور اس منصب کی خاطر لوگ مجھے دعا کے لئے لکھتے ہیں ان کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصبِ خلافت کا احترام نہیں ہے، اُس سے سچا پیار نہیں ہے اُس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لئے ضرور حاضر ہوتا ہے تو اس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی یعنی خلیفۂ وقت کی دعائیں اس کے لئے قبول نہیں کی جائیں گی۔ اس کے لئے قبول کی جائیں گی جو خاص اخلاص کے ساتھ دُعا کے لئے لکھتا ہے اور اُس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے ان میں مَیں آپ کی اطاعت کروں گا۔ ایسے مطیع بندوں کے لئے تو بعض دفعہ ہم نے یہ نظارے دیکھے، ایک دفعہ نہیں بسا اوقات یہ نظارے دیکھے کہ وہاں پہنچی بھی نہیں

دعا اور پھر بھی قبول ہوگئی، ابھی لکھی جارہی تھی دعا تو اللہ تعالیٰ اس پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا اور وہ دعا قبول ہو رہی تھی بعض دفعہ دعا بنی بھی نہیں تو وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔" (خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 55-56)

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ر مئی ۲۰۰۳ء کو احباب جماعت کے نام پیغام میں فرماتے ہیں:

"قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے، جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے، یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دینِ حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا، پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت و وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں، امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے..... پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں، اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔" (الفضل ۳۰ر مئی ۲۰۰۳ء صفحہ ۱)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۷ر مئی کے حوالہ سے احباب جماعت راولپنڈی کے نام پیغام میں فرماتے ہیں:

"اس موقع پر میرا پیغام آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے، وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے، اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں، جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔" (الفضل ۳۰ر مئی ۲۰۰۳ء صفحہ ۲)

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی　　یہ نعمت ہمیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گذاری　　رہے گا خلافت کا فیضان جاری

روئیداد اجتماعی وقارعمل زیر اہتمام مجلس انصاراللہ ضلع لاہور

''صفائی نصف ایمان ہے''

(مرسلہ: مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب ناظم انصاراللہ ضلع لاہور)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ ضلع لاہور نے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع لاہور کے تعاون وراہنمائی سے مورخہ 18 مئی 2008ء بروز اتوار مغلپورہ پُل سے لے کر جیل روڈ پُل تک نہر کے دونوں اطراف اجتماعی وقارعمل کرنے کا پروگرام ترتیب دیا۔ پروگرام کے مطابق اس اجتماعی وقارعمل کا افتتاح دعا سے ہوا جو مکرم محترم طاہر احمد ملک صاحب ناظم مجلس انصاراللہ علاقہ لاہور نے کروائی۔ مختلف شہری و دیہاتی مجالس سے وقارعمل میں شامل ہونے والے **تقریباً 700 سے زائد انصار کیلئے** نہر کے دونوں اطراف مقامات کا تعین ایک نقشہ پر کر کے زعماء اعلیٰ / زعماء مجالس کو دے دیا گیا تھا تا کہ مذکورہ دن 7 بجے صبح سے قبل وہ اپنی مجلس کے انصار بھائیوں کو لے کر اس مقام پر براہ راست پہنچ جائیں۔

چنانچہ جملہ انصار اپنے اپنے مقامِ وقارعمل پر پہنچ گئے۔ محترم مربی صاحب ضلع اوران کے رفقاء کار نے بھی وقارعمل میں حصہ لیا۔ پہلے سے طے کردہ طریق کے مطابق مجالس کے نگران صاحبان کو کہا گیا تھا کہ جب دارالذکر کے قریب دھرم پورہ نہر کے پُل پر افتتاحی دعا ہوگی تو آپ کو موبائل فون کے ذریعہ پیغام دیا جائے گا جس کے موصول ہونے کے ساتھ ہی آپ اپنی مقررہ جگہ پر اجتماعی دعا کروانے کے بعد کام کا آغاز کر دیں اوراسی طرح ناظم صاحب علاقہ نے اجتماعی دعا کروائی تو جملہ مقامات پر انصار بھائیوں نے مربیان کرام/نگران صاحبان کے ساتھ اجتماعی دعا میں شمولیت کی جس کے بعد نہر کے دونوں اطراف صفائی کا کام شروع ہوگیا۔ مغلپورہ پُل سے جیل روڈ تک یکطرفہ فاصلہ تقریباً 4 کلومیٹر بنتا ہے اس طرح کُل تقریباً 8 کلومیٹر کی لمبائی اورتقریباً 200 گز چوڑائی کے مساوی رقبہ پر وقارعمل کیا گیا الحمدللہ۔

مکرم نائب ناظم صاحب ایثار وایڈیشنل نائب ناظم صاحب ایثار نے بہترین کوالٹی کے دستانے اورشاپنگ بیگ ایک روز قبل ہی نگران بلاک کی معرفت مجالس میں مطلوبہ تعداد کے مطابق مہیا کر دیئے تھے۔ وقارعمل کے دوران انصار بھائیوں کی پیاس بجھانے کے لئے ٹھنڈے پانی کا اہتمام اس طرح کیا گیا کہ ایک ویگن میں گلاس اور بڑے حجم کے واٹر کولرز رکھ دیئے گئے تھے اور یہ ویگن مختلف مقامات پر پہنچ کر دوستوں کو پانی پلاتی رہی۔ کچرا سیاہ رنگ کے بڑے شاپنگ بیگز میں اکٹھا کیا گیا اور بھرے ہوئے شاپنگ بیگ کاروں میں رکھ کر میونسپل کارپوریشن کے قریبی کوڑادان میں ڈال دیئے گئے۔

صفائی میں شامل ہونے والے ہر طبقہ فکر اور ہر عمر کے انصار بھائی شامل تھے اُن کا جذبہ نہ صرف قابل دید بلکہ قابل ستائش تھا۔ دوسری طرف راہ گیروں کی حیرت بھی قابلِ غور تھی۔ قریباً ہر گزرنے والے نے دو باتیں معلوم کرنے کی کوشش ضرور کی کہ آپ لوگ کون ہیں؟ اور یہ کام کیوں کر رہے ہیں؟ اس موقع پر کوٹ لکھپت کے ایک دوست نے انہیں بتایا کہ اس کام میں شامل دوست مختلف طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سرکاری ملازم، تاجر، اساتذہ، افسران، ماتحت ہر طرح کے لوگ شامل ہیں۔ ٹاؤن شپ کے ہی

ایک منتظم آڈیٹر نے بتایا کہ ایک راہ گزر کے پوچھنے پر اُسے بتایا کہ ہمارا جماعت احمدیہ عالمگیر سے تعلق ہے اور ہم یہ صفائی کا کام نیکی سمجھ کر کررہے ہیں۔

افتتاح کے بعد مکرم ناظم صاحب علاقہ لاہور نے نہر کے دونوں اطراف مقامات وقارِ عمل کا جائزہ لیا اور اپنے خوشکن تاثرات سے آگاہ کیا جبکہ خاکسار افتتاحی دعا کے بعد باقی انصار بھائیوں کے ساتھ کچرا اُٹھانے میں مصروف رہا۔ نہر پر بنے فُٹ پاتھ پر بس کے انتظار میں بیٹھے لوگ حیران کُن نظروں سے ہمیں دیکھ رہے تھے۔ اسی اثناء میں ایک سبز پگڑی پوش نوجوان جس نے کندھے پر بیگ لٹکا رکھا تھا میرے پاس سے گزرا غیرارادی طور پر میں نے اس نوجوان کو بیٹا کہہ کر مخاطب کیا اور اس سے پوچھا کہ صفائی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تعلیم ہے؟ ایک لحظہ انتظار کے بعد میں نے اُسے بتایا کہ کیا اُسے یہ معلوم ہے کہ صفائی کو نصف ایمان کہا گیا ہے۔ جس کا اُس نے ہاں میں جواب دیا میں نے اُسے کہا کہ آنحضرت کی اس پاکیزہ تعلیم پر عمل کرتے ہوئے آؤ ہمارے ساتھ تُم بھی سڑک سے کچرا اُٹھا کر شاپنگ بیگ میں جو میرے ہاتھ میں ہے ڈالو اُس نے ایک خالی جوس پیکٹ اُٹھا کر شاپنگ بیگ میں ڈال دیا۔ میں نے اُسے کچھ وقت یہ کام کرنے کی دعوت دی مگر اُس نے خاموشی اختیار کر کے اپنی راہ لی۔ اس کے بعد خاکسار ڈاکٹر عمران خان سوری صاحب ایڈیشنل نائب ناظم ایثار کے ہمراہ جائزہ لینے کے دوران ایک مقام پر رُکا جہاں پر زعامت علیا ء کوٹ لکھپت، ٹاؤن شپ اور گرین ٹاؤن کے انصار مصروف عمل تھے۔ اُن میں سے چند دوست مجھے ملنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ گاڑیوں کی بھی اچھی تعداد ایک نظام کے تحت سڑک سے ہٹ کر کھڑی کی گئی تھی اس جگہ ایک پولیس سارجنٹ صاحب اپنی موٹر سائیکل پر تشریف لائے اور ہمارے پاس رُک گئے اور مجھے پوچھنے لگے کہ خیریت ہے میں نے کہا ہاں انہوں نے جواباً کہا کہ سڑک پر گاڑیوں اور لوگوں کو اکٹھا دیکھ کر سمجھا کہ شاید یہاں پر ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے یہ مقام جیل روڈ اور مال روڈ کے درمیان گورنمنٹ آفیسر ریذیڈینشل کالونی کا درمیانی حصہ تھا میں نے جواباً کہا کہ ہاں ہے تو حادثہ ہی مگر نوعیت انتہائی مختلف ہے اور سارجنٹ کو صفائی نصف ایمان کا حوالہ دے کر بتایا کہ لاہور کے مختلف شہری اور دیہاتی علاقوں سے ہم خیال دوستوں نے صفائی کی بگڑتی ہوئی۔ صورت حال کو دیکھ کر فیصلہ کیا کہ عوام الناس میں اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی طرف عملی کام کر کے توجہ دلائی جائے تا کہ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کر سکیں اور صرف سرکار پر ہی انحصار نہ کیا جائے اور ساتھ ہی میں نے سارجنٹ صاحب کو شامل ہو کر اس کارِ خیر میں اپنا حصہ ڈالنے کو کہا انہوں نے کہا کہ اُن کا کام ٹریفک کنٹرول کرنا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

وقارِ عمل کے اختتام پر انصار بھائیوں کے لئے دارالذکر میں نان حلوہ، چنے اور چائے کے ناشتہ کا انتظام تھا جس سے وقارِ عمل میں شامل ہر ناصر لطف اندوز ہوا۔ الحمدللہ۔ اس موقع پر عہدیداران مجالس انصاراللہ کو درخواست کی گئی کہ اپنی مجلس کے اس پروگرام میں شامل ہونے انصار بھائیوں سے اُن کے ساتھ راہ گیر حضرات کی گفتگو اور اُن کے تاثرات کو تحریری طور پر ارسال کریں تا کہ تفصیلی رپورٹ تیار کی جا سکے۔

راقم الحروف کو اسی دوران فون پر محترم نائب ناظم ذہانت وصحت جسمانی نے اطلاع دی کہ وقارِ عمل کی خبر دوپہر بارہ بج کر دس منٹ (12:10) پر ریڈیو پاکستان لاہور سے زرعی پروگرام میں نشر کرتے ہوئے پروگرام کے سامعین سے اس نیک کام کی تقلید کرنے کو کہا۔ الحمدللہ۔

رپورٹ خلافت احمدیہ جوبلی سپورٹس ریلی 2008ء

(از منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی)

مجلس انصاراللہ پاکستان کی خلافت احمدیہ جوبلی سپورٹس ریلی 22 تا 24 فروری 2008ء منعقد ہوئی۔ تین روزہ ریلی نہایت کامیاب رہی۔ گذشتہ سال سپورٹس ریلی میں 42 اضلاع کے 640 انصار بھائیوں نے شرکت کی تھی۔ چونکہ امسال سکیورٹی اور دیگر عوامل کے پیش نظر زائرین کو کم سے کم تعداد میں لانے کی درخواست کی گئی تھی۔ لہٰذا اس مرتبہ 9 علاقہ جات کے 45 اضلاع کے 547 انصار بھائیوں نے شمولیت کی توفیق پائی۔

گو ریلی کی تیاریاں گذشتہ کئی ماہ سے جاری تھیں اور مختلف علاقہ جات اپنے طور پر مقابلے کروا کر اس کی تیاریاں کر رہے تھے۔ تاہم انتظامیہ کی باقاعدہ ڈیوٹیز کا آغاز مورخہ 21 فروری بروز جمعرات سے ہوا۔ اُسی روز رات آٹھ بجے مقابلہ جات کے لئے Draws ڈالے گئے اور مورخہ 22 فروری صبح 9:00 بجے محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف کی زیرِ صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ گذشتہ سالوں کی روایت کے مطابق امسال بھی ریلی کے باضابطہ افتتاح کا اعلان سال گذشتہ کے چیمپئن مکرم چوہدری شبیر احمد آف علاقہ سندھ نے کیا۔

افتتاح کے فوراً بعد مقابلہ جات شروع ہو گئے۔ امسال ریلی میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، رسہ کشی، کلائی پکڑنا، والی بال، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، 100 گز دوڑ، سائیکل ریس، پیدل چلنا اور سیر کے بعد مشاہدات کے مقابلوں کے ساتھ ساتھ نیزہ پھینکنے کے مقابلہ کا اضافہ کیا گیا تھا۔

چنانچہ امسال کل 12 مختلف کھیلوں کے 187 مقابلہ جات ہوئے۔ ان تین دنوں میں کل 332 میچز کروائے گئے جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور انصار کھلاڑیوں کے تعاون سے ممکن ہوئے۔ ہر سال جوانوں کے جوان انصار کے جوش و جذبہ اور اپنے اپنے کھیل میں مہارت کو دیکھ کر دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ جملہ انصار بھائیوں نے میچز کے دوران انتظامیہ کے فیصلوں کو بشاشت سے قبول کرتے ہوئے بہترین سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کیا جس کیلئے ہم ان سب کے مشکور ہیں۔ مقابلہ جات کے دوران رونما ہونے والے مسائل کے بروقت حل کے لئے جیوری آف اپیل اور ٹیکنیکل کمیٹی بھی قائم کی گئی تھی جنہوں نے موقع پر بعض پیدا ہونے والے مسائل کے فوری حل پیش کئے۔

امسال بھی صدر محترم کی خصوصی ہدایت پر رسہ کشی کا ایک خصوصی نمائشی میچ ناظمین علاقہ/ضلع اور مرکزی عاملہ کے مابین منعقد ہوا جو نہایت ہی دلچسپ رہا اور زبردست مقابلہ کے بعد ناظمین کی ٹیم نے یہ مقابلہ جیت لیا۔

سپورٹس ریلی کا ایک اور دلچسپ پروگرام کیمپ فائر کا ہے جسے رنگ بہار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ امسال

خلافت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے حوالہ سے ایک روحانی رنگ بہار نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں خاص طور پر تین معزز مہمانان مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی، مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف اور مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کو مدعو کیا گیا۔معزز مہمانوں نے اپنے ذاتی مشاہدات اور تجربات کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف حمیدہ مثلاً ان کی صلہ رحمی جماعت سے بے پناہ محبت اور بیماری کے ایام میں غیر معمولی صبر اور توکل کے اظہار کا ذکر کرتے ہوئے بہت سے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

ریلی کے انتظامات کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جنہوں نے بڑی محنت اور خوش اسلوبی سے اپنے مفوضہ کام سرانجام دیئے۔انتظامیہ درج ذیل احباب پر مشتمل تھی۔

1۔مکرم عبدالجلیل صادق صاحب، منتظم اعلیٰ	2۔مکرم قریشی سفیر احمد صاحب، منتظم رابطہ
3۔مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب، منتظم رہائش	4۔مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب، منتظم طعام
5۔مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب، منتظم اندرون	6۔مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب، منتظم مقابلہ جات
7۔مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب، منتظم طبی امداد	8۔مکرم مبارک احمد طاہر صاحب، منتظم تربیت
9۔مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب، منتظم سٹیج و تیاری ہال	10۔مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب، منتظم نظم وضبط
11۔مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب، منتظم رجسٹریشن واشاعت	12۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب، منتظم صفائی، آب رسانی
13۔مکرم منیر احمد بسمل صاحب، منتظم سمعی وبصری	14۔مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب، منتظم انعامات

ٹیکنیکل کمیٹی: مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب، صدر

ممبرز: مکرم طارق حبیب صاحب، مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب اور مکرم پیر افتخار الدین صاحب

جیوری آف اپیل: مکرم راجہ منیر احمد صاحب، صدر

ممبرز: ناظم صاحب علاقہ لاہور، کراچی، فیصل آباد، ملتان اور منتظم مقابلہ جات

تفصیل مقابلہ جات

ریلی میں انعام حاصل کرنے والے انصار کی مقابلہ وار تفصیل کچھ یوں ہے۔

مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف اوّل: اوّل: مکرم طارق حبیب صاحب، علاقہ لاہور ۔۔۔ دوم: مکرم شیخ کریم الدین صاحب، علاقہ ملتان ۔۔۔

حوصلہ افزائی: مکرم پرویز باجوہ صاحب، علاقہ ملتان

مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف اوّل: اوّل: مکرم ملک طارق حبیب صاحب، مکرم مرزا محمد نصیر صاحب، علاقہ لاہور۔۔۔ دوم: مکرم خواجہ محمد اسلام صاحب، مکرم مشہود احمد صاحب، علاقہ گوجرانوالہ۔۔ **حوصلہ افزائی:** مکرم مرزا محمد اکرام صاحب۔علاقہ سندھ

مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف دوم: اوّل: مکرم خالد محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔۔۔ دوم: مکرم وقار احمد بٹ صاحب، علاقہ لاہور۔۔ **حوصلہ افزائی:** مکرم نصیر الدین صاحب، علاقہ گوجرانوالہ

مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف دوم: اوّل: مکرم قریشی عبدالحلیم صاحب، مکرم رانا خالد محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔۔۔ دوم: مکرم لیاقت علی صاحب، مکرم قربان احمد صاحب، علاقہ سرگودھا۔ **حوصلہ افزائی:** مکرم اخلاق احمد قریشی صاحب، علاقہ لاہور

مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف اوّل: اول: مکرم ماجد احمد خان صاحب، علاقہ لاہور۔۔ دوم: مکرم طارق ندیم صاحب، علاقہ ربوہ حوصلہ افزائی: مکرم راجہ سعید احمد صاحب۔علاقہ کراچی

مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف اوّل: اوّل: مکرم افتخار احمد صاحب۔مکرم طارق ندیم صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ دوم: مکرم ماجد خان صاحب۔مکرم کرنل ظفر علی صاحب، علاقہ لاہور **حوصلہ افزائی:** مکرم عبدالمنان بھٹہ صاحب علاقہ ربوہ

مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف دوم: اوّل: مکرم مرزا محمود احمد صاحب، علاقہ لاہور۔۔۔ دوم: مکرم ضیاءاللہ مبشر صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم تحسین احمد صاحب علاقہ لاہور

مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف دوم: اوّل: مکرم محمد انور صابر صاحب۔مکرم خورشید احمد صاحب۔علاقہ کراچی۔۔ دوم: مکرم ضیاءاللہ مبشر صاحب۔مکرم خواجہ لیاز احمد صاحب، علاقہ ربوہ حوصلہ افزائی: مکرم ریاض احمد صاحب علاقہ لاہور

مقابلہ کلائی پکڑنا صف اوّل: اوّل: مکرم مبارک احمد علوی صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ دوم: مکرم قریشی انصاف احمد صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم محمد اختر صاحب، علاقہ ربوہ

مقابلہ کلائی پکڑنا صف دوم: اوّل: مکرم برکت علی صاحب، علاقہ ملتان۔۔ دوم: مکرم عبدالغفار ڈار صاحب، علاقہ لاہور حوصلہ افزائی: مکرم قریشی اخلاق احمد صاحب، علاقہ ربوہ

مقابلہ پیدل چلنا صف اوّل: اوّل: مکرم مبشر احمد صاحب، علاقہ فیصل آباد۔۔ دوم: مکرم محمد اقبال صاحب علاقہ ربوہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم کرنل رفیق احمد بھٹی صاحب علاقہ راولپنڈی

مقابلہ پیدل چلنا صف دوم: اوّل: مکرم رانا محفوظ احمد صاحب، علاقہ لاہور۔۔ دوم: مکرم نصیر احمد صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم مظفر احمد صاحب، علاقہ راولپنڈی/پشاور۔۔ مکرم حضور بخش صاحب۔۔ علاقہ ملتان

مقابلہ دوڑ ۱۰۰ میٹر صف اوّل: اوّل: مکرم محمود احمد علوی صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ دوم: مکرم مبشر احمد صاحب، علاقہ فیصل آباد۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم محمد اقبال صاحب علاقہ ربوہ

مقابلہ دوڑ ۱۰۰ میٹر صف دوم: اوّل: مکرم شمیم احمد صاحب، علاقہ سندھ۔۔ دوم: مکرم ناصر احمد بٹ، علاقہ گوجرانوالہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم نثار ڈوگر

صاحب،علاقہ لاہور

مقابلہ سیر و مشاہدہ: اوّل: مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب،علاقہ ربوہ۔۔ دوم: مکرم منصور احمد بھنڈر صاحب،علاقہ لاہور۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم شکیل ضیاء صاحب،علاقہ گوجرانوالہ

مقابلہ گولہ پھینکنا صف اوّل: اوّل: مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب،علاقہ سندھ۔۔ دوم: مکرم محمد اختر صاحب،علاقہ ربوہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم شفیق احمد صاحب،علاقہ لاہور

مقابلہ گولہ پھینکنا صف دوم: اوّل: مکرم طاہر محمود صاحب،علاقہ ربوہ۔۔ دوم: مکرم ناصر بٹ صاحب،علاقہ گوجرانوالہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب،علاقہ ربوہ

مقابلہ تھالی پھینکنا صف اوّل: اوّل: مکرم نصیر احمد صاحب،علاقہ راولپنڈی۔۔ دوم: مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب،علاقہ سندھ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم خواجہ صفی الدین صاحب۔علاقہ ربوہ

مقابلہ تھالی پھینکنا صف دوم: اوّل: مکرم طاہر محمود صاحب،علاقہ ربوہ۔۔ دوم: مکرم ملک اعجاز احمد صاحب،علاقہ فیصل آباد۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم نوید احمد بسرا صاحب،علاقہ سرگودھا

مقابلہ نیزہ پھینکنا صف اوّل: اوّل: مکرم نصیر احمد صاحب،علاقہ راولپنڈی۔۔ دوم: مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب،علاقہ سندھ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم شیخ فیاض احمد صاحب،علاقہ لاہور

مقابلہ نیزہ پھینکنا صف دوم: اوّل: مکرم داؤد احمد گوندل صاحب،علاقہ سرگودھا۔۔ دوم: مکرم ناصر احمد بٹ صاحب،علاقہ گوجرانوالہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم محمد انوار صاحب۔علاقہ سندھ

مقابلہ سائیکل ریس صف دوم: اوّل: مکرم مویٰم احمد بھولا صاحب،علاقہ ربوہ۔۔ دوم: مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب،علاقہ ربوہ حوصلہ افزائی: مکرم نثار احمد صاحب،علاقہ ربوہ

مقابلہ رسہ کشی صف اوّل: **اوّل ٹیم: علاقہ ربوہ** مکرم محمد اختر صاحب، مکرم رانا محمد صدیق صاحب، مکرم خواجہ صفی الدین صاحب، مکرم رانا مقبول احمد صاحب، مکرم ظفر اللہ رشید صاحب، مکرم رانا محمد احمد صاحب، مکرم بشارت احمد پہلوان صاحب، مکرم مبارک احمد قریشی صاحب، مکرم ٹھیکیدار مبشر الدین صاحب، مکرم عبدالرشید منگلا صاحب مکرم منیر احمد صدیقی صاحب۔۔ **دوم ٹیم: علاقہ گوجرانوالہ** مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم رشید احمد صاحب، مکرم احسان اللہ صاحب، مکرم مقصود احمد صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم اعجاز احمد صاحب، مکرم ریاض احمد صاحب، مکرم محمد صادق صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم حکیم نصیر احمد صاحب، مکرم انوار احمد صاحب۔۔ **حوصلہ افزائی:** مکرم منظور احمد صاحب، اور ٹیم۔ ضلع سرگودھا

مقابلہ رسہ کشی صف دوم: **اوّل ٹیم: علاقہ ربوہ** مکرم محمد اشرف بابر صاحب (کیپٹن)، مکرم نسیم احمد شمس صاحب، مکرم رانا ارشاد احمد صاحب، مکرم محمد افضل تجرا صاحب، مکرم رانا فاروق احمد صاحب، مکرم غلام سرور صاحب، مکرم رانا محمد خالق صاحب، مکرم رانا آفتاب احمد صاحب

،مکرم رانا اللہ دتہ صاحب،مکرم رانا اقبال احمد صاحب،مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب۔۔۔ **دوم ٹیم: علاقہ گوجرانوالہ**۔مکرم حافظ جری اللہ صاحب،مکرم ناصر احمد بٹ صاحب،مکرم طاہر احمد باجوہ صاحب،مکرم عبدالشکور صاحب،مکرم انعام اللہ صاحب،مکرم اشفاق احمد صاحب،مکرم منور احمد صاحب ،مکرم الماس بٹ صاحب،مکرم وسیم احمد صاحب،مکرم محمد صادق فوجی صاحب،مکرم ارشد صاحب **حوصلہ افزائی**: مکرم ملک اعجاز احمد صاحب،علاقہ فیصل آباد

مقابلہ رسّہ کشی نمائشی مقابلہ مابین ناظمین و قائدین انصار اللہ پاکستان: اوّل ٹیم: ناظمین علاقہ و ضلع۔مکرم شیخ محمد انور صاحب ،علاقہ ملتان۔مکرم رانا منصور احمد صاحب، علاقہ گوجرانوالہ۔مکرم ڈاکٹر مظفر احمد گوندل صاحب۔علاقہ سرگودھا،مکرم چوہدری صفدر علی وڑائچ صاحب،ضلع سرگودھا۔مکرم عظمت اللہ شہزاد صاحب،ضلع فیصل آباد۔مکرم راجہ سعید صاحب،کراچی۔مکرم سیف علی صاحب،علاقہ میر پور خاص ،سندھ۔مکرم ڈاکٹر جاوید اقبال انجم صاحب،علاقہ گوجرانوالہ۔مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب،علاقہ لاہور۔مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب،ضلع جھنگ۔ مکرم جاوید احمد راشد صاحب،علاقہ راولپنڈی۔مکرم محمود احمد صاحب،شیخوپورہ۔مکرم عنایت اللہ اٹھوال صاحب،ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔۔ **دوم ٹیم: مرکزی مجلس عاملہ** مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب،خاکسار قریشی عبدالجلیل،مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب،مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب،مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب،مکرم عبدالسمیع خان صاحب،مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب،مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب،مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب،مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب،مکرم منیر احمد بسمل صاحب،مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب،مکرم قریشی مغیر احمد صاحب،مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب،مکرم منور شمیم خالد صاحب

مقابلہ والی بال: **اوّل ٹیم: علاقہ ربوہ**،مکرم بشارت احمد صاحب(کیپٹن)،مکرم محمد اجمل صاحب،مکرم عبداللہ کامران صاحب،مکرم سید مبشر احمد صاحب،مکرم محمد نواز بھٹی صاحب،مکرم طاہر احمد صاحب،مکرم ملک حمید افضل صاحب،مکرم خالد محمود سدھو صاحب،مکرم نصیر حیدر بسراء صاحب۔۔ **دوم ٹیم: علاقہ لاہور**،مکرم ملک انوار احمد خان صاحب،شیخوپورہ۔مکرم عبدالمجید صاحب،شیخوپورہ۔مکرم محمد اشرف صاحب نمبر ا،شیخوپورہ،مکرم محمد اشرف صاحب نمبر ۲۔شیخوپورہ۔مکرم مبشر احمد صاحب،شیخوپورہ۔مکرم عبدالحمید صاحب،شیخوپورہ،مکرم شبیر احمد صاحب ،شیخوپورہ،مکرم اخلاق احمد قریشی صاحب،شیخوپورہ مکرم غلام سرور صاحب،شیخوپورہ۔۔ **حوصلہ افزائی**: مکرم جاوید احمد راشد صاحب،علاقہ راولپنڈی۔مکرم عبدالمجید زاہد صاحب،علاقہ سندھ

حوصلہ افزائی خصوصی انعام: مکرم خالد محمود صاحب ولد محمد اشرف بجہ صاحب گھنوکے بجہ ضلع سیالکوٹ

معمر ترین کھلاڑی: مکرم عبدالواحد صاحب ولد محمد رمضان صاحب عمر 80 سال 1928ء مجلس رنگڑ ی علاقہ گوجرانوالہ مقابلہ پیدل چلنا۔ سابق درویش قادیان۔جماعتی عہدہ تعلیم و تربیت

بہترین کھلاڑی: مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب علاقہ سندھ گولہ پھینکنا اوّل، تھالی پھینکنا دوم، نیزہ پھینکنا دوم

بہترین علاقہ: علاقہ ربوہ

☆☆☆☆☆

اشاریہ ماہنامہ ''انصاراللہ'' ۲۰۰۷ء

جلد نمبر ۴۸ شمارہ نمبر ۱ تا نمبر ۱۲ جنوری تا دسمبر

مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

عمومی موضوعات

اخلاق عجز وانکسار — اپریل صفحہ ۴۴
(تحریر: مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب)
ہمدردی خلق (تحریر: مکرم ابن کریم صاحب) — دسمبر صفحہ ۳۴
اداریئے الباقیات الصالحات — جون صفحہ ۲
پیشگوئی مصلح موعود۔ایک عظیم الشان نشان آسمانی — فروری
تکلف وبناوٹ سے پاک زندگی — مارچ
تیری غلامی پہ صدقے ہزار آزادی — دسمبر
رمضان المبارک سے جڑی ایک یاد — ستمبر
ساقیا آمدن عید مبارک بادت — اکتوبر
قربانی کی عید — جنوری
گردش لیل ونہار — جولائی
ماموریم خدمت را — نومبر
نبی اکرمؐ اور حب الوطنی — اپریل
نشان عبرت — مئی
اراکین اسماء اراکین مجلس انصاراللہ پاکستان — فروری

ارشادات

حضرت مسیح موعودؑ

استغفار کثرت سے کرو — جون صفحہ ۲ تا ٹائٹل
سچی معرفت کا نور — جولائی صفحہ آخر ٹائٹل

حضرت مصلح موعودؓ

اصلاح نفس — مارچ صفحہ ۱۰
افراد جماعت کام کریں — مئی صفحہ ۱۰
جماعتی میٹنگز میں شمولیت — مارچ صفحہ ۴۰
خدمت نہ کرنے والوں کو تنبیہ — مارچ صفحہ ۲۸
مجھے آپ کی تلاش ہے — مارچ صفحہ ۴۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

حب الوطن من الایمان — اگست صفحہ ۲ تا ٹائٹل
حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ
آخری تین سورتوں کی بیان فرمودہ تفسیر — جنوری صفحہ ۱۹
(تحریر: مکرم محمود مجیب اصغر صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اگر اپنی زندگیوں کو خوشگوار بنانا ہے تو
دعاؤں پر زور دیں — مارچ صفحہ آخر ٹائٹل
شرک سے بچیں — دسمبر صفحہ آخر ٹائٹل
وقف عارضی کریں — اپریل صفحہ ۳۰
حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا
خطاب بر موقع اجتماع انصاراللہ برطانیہ
۵ر نومبر ۲۰۰۶ء — جنوری صفحہ ۸
(مرتبہ: مکرم فخر الحق شمس صاحب)

تحریکات

تحریک جدید کی اہمیت — جنوری صفحہ ۲۸
(تحریر: مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب)

وقفِ جدید کا تعارف — فروری صفحہ ۲۱
(تحریر: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)
وقفِ زندگی اور داخلہ جامعہ احمدیہ — اپریل صفحہ ۳۲
وقفِ عارضی کی بے پایاں برکات — اکتوبر صفحہ ۳۹

جماعت احمدیہ

دفاعِ پاکستان اور جماعت احمدیہ — اگست صفحہ ۲۱
(تحریر: مکرم عبدالقدیر قمر صاحب)

جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ اور اُس کی برکات — اپریل صفحہ ۱۹
(تحریر: مکرم عبدالقدیر قمر صاحب)
جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء — دسمبر صفحہ ۱۰
(تحریر: مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب)
جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۴۱واں جلسہ سالانہ — اکتوبر صفحہ ۲۴
(رپورٹ: مکرم محمد محمود طاہر صاحب)

خلافت

انتخاب خلافت اور خلفاء احمدیت کے اولین خطاب — مئی صفحہ ۱۱
(مرتبہ: مکرم محمد محمود طاہر صاحب)

دعا

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے — جنوری صفحہ ۱۴
(تحریر: مکرم عاطف شمیم صاحب۔ لاہور)

رپورٹس

تربیتی اجتماع مغلپورہ لاہور — جنوری صفحہ ۳۷
اجتماع ضلع حافظ آباد — جنوری صفحہ ۳۷
ریفریشر کورس ضلع کوئٹہ — جنوری صفحہ ۳۷
چھٹی سالانہ علمی ریلی ۲۰۰۶ء — جنوری صفحہ ۳۸
رپورٹ فہرست انعامات علمی ریلی ۲۰۰۶ء — جنوری صفحہ ۳۹
رپورٹ نویں سالانہ سپورٹس ریلی ۲۰۰۷ء — اپریل صفحہ ۳۶
ریفریشر کورس مجلس مغلپورہ لاہور — مئی صفحہ ۳۸
رپورٹ تربیت نو مبائعین ضلع شیخوپورہ — مئی صفحہ ۳۸
رپورٹ سالانہ پکنک مجلس پشاور روڈ راولپنڈی — جون صفحہ ۳۹
تربیتی اجتماع جوہر ٹاؤن لاہور — جون صفحہ ۳۹
ریفریشر کورس ضلع گجرات — جون صفحہ ۳۹
رپورٹ تربیتی اجتماع علاقہ میرپورخاص سندھ — جون صفحہ ۳۹
سالانہ اجتماع ضلع سانگھڑ — جون صفحہ ۴۰
رپورٹس شعبہ ایثار — نومبر صفحہ ۳۷
(مرتبہ: ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب)

رمضان المبارک

رمضان المبارک کے مسائل — ستمبر صفحہ ۱۰
رمضان المبارک سے متعلق
حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات — ستمبر صفحہ ۱۴
(مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

سفر

ایک یادگار سفر — نومبر صفحہ ۲۴
(تحریر: مکرم آفتاب احمد صاحب فیصل آباد)

عبادات

قیام عبادات اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں — دسمبر صفحہ ۱۹
(تحریر: مکرم مجید احمد بشیر صاحب)

قرآن کریم

خلاصہ تفسیر سورۃ الکوثر از تفسیر کبیر — اگست صفحہ ۸
(خلاصہ: مکرم محمود احمد اشرف صاحب)
خلاصہ تفسیر سورۃ الماعون از تفسیر کبیر — اپریل صفحہ ۱۰
(خلاصہ: مکرم محمود احمد اشرف صاحب)
سورۃ فاتحہ۔ دعاؤں کا خزانہ — جولائی صفحہ ۱۰

(تحریر: مکرم محمود مجیب اصغر صاحب)
قرآن کریم قرائتیں اور حفاظت قرآن — نومبر صفحہ ۱۰
(تحریر: مکرم سعد محمود باجوہ صاحب)

قرارداد تعزیت

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
ذکر وفات و قرارداد تعزیت — جون صفحہ ۱۰

کلام الامام

اصل کیمیا تقویٰ ہے — فروری صفحہ ۱۱
سچا خدا — مارچ صفحہ ۹
دعا کی اہمیت — اپریل صفحہ ۹
علیم و خبیر خدا — مئی صفحہ ۹
تواضع اور عاجزی — جون صفحہ ۹
رضائے الٰہی کا حصول — جولائی صفحہ ۹
بابرکت گھر۔ بابرکت شہر — اگست صفحہ ۹
روزہ کی اہمیت — ستمبر صفحہ ۹
صحبت صادقین — اکتوبر صفحہ ۹
جماعت کو نصائح — نومبر صفحہ ۹
ثبات قدم — دسمبر صفحہ ۹

نتائج امتحانات

نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم ۲۰۰۶ء — اپریل صفحہ ۳۴
نتیجہ مقابلہ حسن کارکردگی
بین المجالس، اضلاع و علاقہ — مئی صفحہ ۳۹
نتیجہ امتحان سہ ماہی اوّل ۲۰۰۷ء — جون صفحہ ۳۶
نتیجہ سہ ماہی دوم ۲۰۰۷ء — ستمبر صفحہ ۳۸

نظام وصیت

نظام وصیت کی برکات — مئی صفحہ ۲۷
(تحریر: مکرم محمد نصیر اللہ صاحب)

منظومات

دل دیا ہے تو اب اتنا کرے — جنوری صفحہ ۲۱
(کلام: مکرم چوہدری محمد علی صاحب)
رکھنا رکھنا خیال بوڑھوں کا — فروری صفحہ ۳۶
(کلام: مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب)
جھلک تیری مہ و خورشید مجھ کو — مارچ صفحہ ۲۴
(کلام: مکرم عبدالسلام اسلام صاحب)
تجھ سے ڈرتا بھی ہوں تجھ پہ مرتا بھی ہوں — مئی صفحہ ۲۵
(کلام: مکرم لئیق احمد عابد صاحب)
فروزاں ہوگئی شمع خلافت آؤ پروانو — مئی صفحہ ۳۵
(کلام: مکرم محمد افتخار احمد نسیم صاحب)
بیدار نالہ ہائے شبگیر ہو رہے ہیں — جون صفحہ ۳۵
(کلام: مکرم عبدالسلام اسلام صاحب)
گلشن میں نئے پھول کھلے ہیں جو سنبھالو — جولائی صفحہ ۲۴
(کلام: مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب)
زندگی پُروقار کر لینا — جولائی صفحہ ۳۱
(کلام: مکرم طاہر عارف صاحب)
بادۂ عرفاں پلادے ہاں پلادے آج تو — جولائی صفحہ ۴۰
(کلام: مکرم حضرت مصلح موعود صاحب)
اندھیرا روشنی سے ڈر رہا تھا — ستمبر صفحہ ۲۷
(کلام: مکرم چوہدری محمد علی صاحب)
رحمت کی اس میں مرا دستِ دعا دراز — اکتوبر صفحہ ۲۸
(کلام: مکرمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ)
خلقت شہر اب دوہائی دے — اکتوبر صفحہ ۳۸
(کلام: مکرم طاہر عارف صاحب)
یوں تو دنیا میں گلستاں ہیں بہت اور جابجا — نومبر صفحہ ۲۴
(کلام: مکرم عطاء المجیب راشد صاحب)
دور جمال آیا لے کر حیات تازہ — نومبر صفحہ ۴۰
(کلام: مکرم عبدالسلام اسلام صاحب)

شخصیات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد۔
خلیفۃ المسیح الثانی۔ المصلح الموعود۔
مصلح موعودؓ کی باون علامات فروری صفحہ ۴
مصلح موعودؓ کا انفاق فی سبیل اللہ فروری صفحہ ۱۲
(تحریر: مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب)
جلال الدین قمر، مولوی جنوری صفحہ ۳۴
(ذکرِ خیر: مکرم محمود احمد اشرف صاحب)
حذیفہ بن الیمانؓ اکتوبر صفحہ ۱۰
(تحریر: مکرم سعد محمود باجوہ صاحب)
سر سیّد احمد خاں۔ علم کلام کی کمزوری اگست صفحہ ۲۷
(تحریر: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)
سرفراز احمد ایڈووکیٹ، خواجہ مئی صفحہ ۳۶
(ذکرِ خیر: مکرم عبدالباسط بٹ صاحب)
عبدالحق ایڈووکیٹ، حضرت مرزا جنوری صفحہ ۲۳
(ذکرِ خیر: مکرم صفدر حسین وڑائچ صاحب)
عالم باعمل مرزا عبدالحق صاحب مارچ صفحہ ۳۴
(تحریر: مکرم محمود احمد منگلا صاحب)
محمد عبدالسلام، ڈاکٹر جنوری صفحہ ۳۱
(خراجِ عقیدت: مکرمہ زاہد حنا صاحبہ)
علی برادران اور جماعت احمدیہ جولائی صفحہ ۱۴
(تحریر: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ مسیح کب پیدا ہوئے۔
کرسمس ڈے کی حقیقت دسمبر صفحہ ۲۴
(تحریر: مکرم نصیر احمد انجم صاحب)
حضرت مرزا غلام احمد قادیانی،
مسیح موعودؑ ماموریت کا چھبیسواں سال فروری صفحہ ۳۲
(تحریر: مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب) مارچ صفحہ ۲۹
حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول مارچ صفحہ ۱۲
ولیم میور، سر۔ مشہور مستشرق اپریل صفحہ ۲۶
(تحریر: مکرم طارق حیات صاحب)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محبت رسول کے تقاضے ستمبر صفحہ ۱۷

مقامات

قادیان۔ روئیداد زیارت جولائی صفحہ ۲۵
(تحریر: مکرم منیر مسعود صاحب لاہور)
لاہور۔ مقدس مقامات کی سیر مارچ صفحہ ۳۷
(تحریر: مکرم بلال طاہر صاحب ربوہ)

کتابیات

اشکوں کے چراغ۔
مجموعہ کلام چوہدری محمد علی صاحب جون صفحہ ۱۶
(تبصرہ: مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب)
بھوشیہ مہاپران اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جون صفحہ ۲۵
(تحریر: مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب) جولائی صفحہ ۳۲
پیغام صلح جون صفحہ ۱۲
(تحریر: مکرم فضل احمد شاہد صاحب)
سرسید احمد خاں اور علی گڑھ تحریک کے ناقدین کا
تحقیقی جائزہ ستمبر صفحہ ۲۴، اکتوبر صفحہ ۲۹،
نومبر صفحہ ۲۸، دسمبر صفحہ ۲۸
(تبصرہ: مکرم عاصم جمالی صاحب)
ضرورۃ الامام ستمبر صفحہ ۳
(تعارف: مکرم فضل احمد شاہد صاحب)

اخبارِ مجالس

(مرتبہ: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)

☆ **وصیت سیمینار زیراہتمام مجلس انصاراللہ علاقہ فیصل آباد:** 18؍اپریل 2008ء کو بیت الفضل میں وصیت سیمینار کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم سید طاہر محمود صاحب نائب ناظر مال آمد نے خطاب فرمایا۔ حاضری مجلس دارالنور ۹، دارالفضل ۵، دارالحمد ۵، دارالذکر ۵، کریم نگر ۱، فضل عمر ۳۔ مجلس عاملہ انصاراللہ علاقہ فیصل آباد کے 5 ممبران عاملہ بھی شامل ہوئے۔

☆ **ہدیہ تہنیت از مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد:** صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء پر مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد نے ہدیہ تہنیت خلیفۃ المسیح الخامس کی خدمت میں پیش کیا۔ جس میں مبارک باد کے علاوہ ہجر کی ویرانیوں کو صبر کے میدانوں میں تبدیل ہونے کی دعا کی درخواست بھی کی گئی۔ خلافت سے تا قیامت وابستگی کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ نیز 2007ء کی کارکردگی پر مجلس ہذا کو پاکستان بھر میں اوّل قرار پائی اور علم انعامی کی مستحق ٹھہرنے پر دعا کی درخواست کی گئی کہ مولا کریم ہر ایک کو نعال خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ **صد سالہ خلافت جوبلی مشاعرہ:** مشاعرہ محترم چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی وکیل التصنیف تحریک جدید کی صدارت میں شام آٹھ بجے شروع ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم لئیق احمد عابد صاحب نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم سے مشاعرہ کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں مکرم شیخ مسعود احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ درج شعراء نے اپنے کلام سے محظوظ کیا۔ مکرم لئیق احمد عابد صاحب، مکرم نورالجلیل نجمی صاحب، مکرم زاہد احمد ناصر صاحب، مکرم سید ناصر احمد صاحب، مکرم عبدالسلام اسلام صاحب، مکرم پروفیسر عبدالکریم خالد صاحب، مکرم مسعود احمد چوہدری صاحب، مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب۔ تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا لجنہ کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ حاضری مرد احباب ۴۰۰۔ لجنہ ۱۶۰۔

مشاعرہ کے آخر پر محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع نے تمام شعرائے کرام اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

☆ **رپورٹ پکنک مجلس انصاراللہ کواٹرز تحریک جدید ربوہ:** ۹؍نومبر کو بعد نماز فجر تمام انصار تیار ہوکر بیوت الحمد پارک میں گئے جس میں پارک کے تمام تفریحی پوائنٹ سے خوب استفادہ کیا۔ مزاحیہ شاعری اور لطیفہ گوئی کا دور بھی چلا۔ اس

کے بعد تمام انصار نے اجتماعی ناشتہ کیا۔تمام انصار نے اس پکنک سے بہت خوشی حاصل کی۔تبادلہ خیال سے بھی ہوا۔
کل حاضری ۱۸ انصار تھی۔

☆ **رپورٹ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ گرین ٹاؤن لاہور:** یہ اجتماع 12-13/اپریل 2008ء کو بیت الناصر گرین ٹاؤن میں منعقد ہوا۔8/اپریل کو بعد نماز مغرب اجلاس اوّل رات 10 بجے تک جاری رہا۔اس اجلاس میں مقابلہ تلاوت، نظم، تقریر فی البدیہہ اور عہد انصاراللہ مشاہدہ معائنہ کا مقابلہ ہوا۔13۔اپریل کو نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔نماز فجر اور درس قرآن کے بعد مشاہدہ معائنہ اور سیر (پیدل سفر) کا مقابلہ تھا۔جس کا تحریری پیپر ہوا۔اس مقابلہ میں 24 انصار نے شمولیت کی۔اجلاس دوم سوم میں اوسط حاضری 68 تھی۔

☆ **رپورٹ اجتماع مجلس بھاٹی گیٹ لاہور:** 13 اپریل کو مقبرہ جہانگیر کے پارک میں منعقد ہوا۔اجتماع سے قبل اجتماع کی صفائی کے لئے وقار عمل کیا گیا۔12 بجے دوپہر پروگرام کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن مجید اور عہد انصار اللہ کے بعد مکرم مربی صاحب نے اعلیٰ جماعتوں کی بقا کا راز خلافت کے نظام میں مضمر ہے۔تقریر فرمائی۔

کوئیز پروگرام۔جس میں دینی اور عام معلومات کا مقابلہ تھا۔اس پروگرام میں عبدالرشید خالد صاحب اوّل آئے۔
تمام حاضرین کو عصرانہ پیش کیا گیا۔کل تجنید 47، حاضر انصار 33، خدام 3، اطفال 3

☆ **سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع راولپنڈی:** یہ اجتماع 20 اپریل 2008ء کو ایوان توحید میں منعقد ہوا۔
اس اجتماع میں مرکزی نمائندہ کے طور پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر نے شرکت فرمائی۔علمی مقابلہ جات اور کھیلوں کے مقابلوں کا انتظام 13 اپریل کو واہ میں کیا گیا۔ان مقابلہ جات میں 11 مجالس کی نمائندگی تھی اور حصہ لینے والے 77 تھے۔کھیلوں کے مقابلے دوڑ، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس۔

اجتماع کی پہلی تقریر مکرم محمود احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے خلفاء سلسلہ احمدیہ کا زندہ خدا سے زندہ تعلق کے موضوع پر کی۔مکرم محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے خلافت کے 100 سال میں احمدیت کی ترقی کے حوالے تھا کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح ایک نظام کو قائم کر کے پھر اپنے فرشتوں کے ذریعے اس کو کامیاب کرتا چلا جاتا ہے۔

اجتماع کی اختتامی تقریر محترم صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے آیت استخلاف کی روشنی میں واضح کیا کہ خلافت احمدیہ دراصل خلافت راشدہ سے ہی منسلک ہے۔صدر مجلس نے فرمایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ہر دور میں اور ہر مشکل گھڑی میں خلافت کی حمایت کی ہے اور اسے دینی نصرت سے نوازا ہے۔انہوں نے بتایا کہ من حیث الجماعت خدا کے فضل سے ہماری

جماعت خدا کے حکموں پر عمل کر رہی ہے ۔ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی اولادوں کو بھی جماعت سے اور خلافت سے وابستہ رکھیں تا کہ ہمیشہ استحکام خلافت کا باعث بنیں۔

اجتماع میں ایک میڈیکل پینل کا انتظام تھا جو مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر طارق سلیم بیگ صاحب، مکرم ڈاکٹر احمد عمران بٹ صاحب پر مشتمل تھا۔جنہوں نے انصار کو بہت مفید معلومات مہیا کیں ۔اجتماع میں ذہانت اور دینی معلومات پر پرچہ حل کرنے کے لئے دیا گیا۔آخر پر صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے مختلف مجالس اور انصار کو گذشتہ سال مختلف شعبہ جات میں عمدہ کارکردگی پر انعامات دیئے۔اس اجتماع میں 527 افراد نے شرکت کی۔ضلع کی تمام مجالس کی نمائندگی تھی۔

☆ **رپورٹ صد سالہ خلافت جوبلی پروگرام مجلس انصار اللہ النور راولپنڈی:** مجلس انصار اللہ النور راولپنڈی نے 27 مئی 2008ء کو صد سالہ خلافت جوبلی کا آغاز اجتماعی و انفرادی نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد اجتماعی دعا سے کیا۔مجلس کی طرف سے ایک بکرا صدقہ کے طور پر غرباء و مساکین میں تقسیم کیا گیا۔مجلس کے چاروں حلقوں میں (120 گھرانے) میں شیرینی تقسیم کی گئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب اجتماعی طور پر ایوانِ توحید میں سُنا گیا۔

☆ **رپورٹ سالانہ ضلعی اجتماع نومبائعین ضلع سرگودھا:** 13 اپریل کو دس بجے کارروائی شروع ہوئی جس کی صدارت مکرم ظفر احمد صاحب ناصر نمائندہ نظارت اصلاح الارشاد مقامی نے فرمائی ۔مکرم مربی صاحب ضلع مکرم جومیاں ارشد محمود ہنجرا صاحب سیکرٹری نومبائعین، اور خاکسار اسٹیج پر موجود رہے۔تلاوت اور نظم کے بعد نومبائعین نے اپنے اپنے تاثرات بیان کئے۔مکرم چوہدری عظمت حیات صاحب ایڈووکیٹ چوہدری انور محمود صاحب وڑائچ نے نمایاں طور پر تاثرات بیان کئے۔آخر پر صدر صاحب نے اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے بیان حالات بیان فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے مختلف واقعات بیان کرتے ہو۔نظام میں شمولیت کی برکات بیان فرمائیں۔اجتماع کی حاضری 226 تھی جو نومبائعین خدام، انصار، لجنات، اطفال و ناصرات پر مشتمل تھی۔

☆ **رپورٹ جلسہ صد سالہ خلافت احمدیہ سیمینار مجلس انصار اللہ ضلع بہاولنگر:** مکرم نذیر احمد خادم صاحب ناظم انصار اللہ ضلع بہاولنگر میں یہ اجلاس 27 مئی 2008ء کو بمقام چک نمبر 102 فتح ضلع بہاولنگر میں منعقد ہوا۔11 بجے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ضلع کی 33 میں سے 29 مجالس کے زعمائے کرام شامل تھے۔پانچ نگران حلقہ جات ضلع عاملہ کے آٹھ ارکان بھی شامل ہوئے۔مکرم نذیر احمد خادم صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔مکرم ظہیر الدین ناصر صاحب نے نظم پڑھی۔خاکسار نے الوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔مکرم عطاء الرؤف

صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی سیرت پر روشنی ڈالی۔مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید نے حضرت مصلح موعود کی سیرت پر مشتمل حالات سنائے۔مکرم میاں مقبول احمد ناصر صاحب ایڈووکیٹ چشتیاں نے خلافت رابعہ کے ایمان افروز حالات بیان کئے۔محترم شیخ کریم الدین صاحب امیر ضلع نے خلافت اور نظام خلافت کی اہمیت پر نہایت موثر تقریر فرمائی۔آخر پر نمائندہ مرکزی مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نے موقع کی مناسبت سے نہایت موثر خطاب فرمایا۔کل حاضری 120 رہی۔4 نومبائعین، 4 مہمان شامل ہوئے۔مکرم محبّ اللہ صاحب زعیم مجلس چک نمبر 102 فتح نے نہایت محبت سے میزبانی کے فرائض انجام دیئے۔

☆ **رپورٹ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن و اپڈا ٹاؤن فیصل ٹاؤن لاہور:** یہ اجتماع مورخہ 20 / اپریل 2008ء کو بمقام برلاس ہاؤس گرین ایکر زسکیم رائے ونڈ روڈ لاہور منعقد ہوا۔علمی مقابلہ جات مورخہ 4 اپریل کو مرکز نماز میں کروائے جاسکے۔نماز مغرب اور عشاء کے بعد تلاوت، نظم، تقریر کے مقابلہ جات ہوئے۔شرکاء کی تعداد 55 تھی ان کی کھانے سے بھی تواضع کی گئی تھی۔

20 / اپریل کو دن کا آغاز تمام مراکز نماز میں باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن کریم، درس حدیث، درس ملفوظات کا اہتمام کیا۔بعد ازاں اجتماعی سیر بھی پروگرام کا ایک حصہ تھی۔

ساڑھے نو بجے اجتماع کا پہلا اجلاس مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع لاہور کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔عہد، نظم اور دعا کے بعد آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمارے اجتماعات کی غرض خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوتی ہے۔آپ نے انصار کو عبادات بجالانے، نماز باجماعت کے قیام۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات پر عمل کرنے، نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

اجلاس کی دوسری تقریر مربی صاحب جوہر ٹاؤن نے خلافت اور تجدید احیاء دین کے موضوع پر فرمائی۔ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نے انصار کو طبی مشورے دیئے۔مکرم ناصر محمد صاحب مربی سلسلہ لاہور نے تربیت اولاد پر خطاب فرمایا۔قرآنی تعلیمات کے مطابق خود اور اپنی اپنی اولادوں کو آپ سے بچائیں۔

مقابلہ جات۔رسہ کشی، کلائی پکڑنا، گولہ پھینکنا، 100 میٹر دوڑ۔

آخری اجلاس کی صدارت محترم امیر صاحب لاہور نے فرمائی اور علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں کامیابی حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا ہمیں اپنے خالق حقیقی سے لو لگانی چاہیئے۔خلیفہ وقت کے دامن سے وابستہ کرلینا چاہیئے۔ان کی فرمودہ تحریکات پر عمل کرنا چاہیئے۔حاضری انصار ۱۶۸۔خدام۔۸، اطفال۔۴

امتحانات خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی

نتیجہ امتحان: کتاب ”منصبِ خلافت“ جون 2008ء

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام **خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی** پروگرام کے تابع امتحان کتاب **"منصب خلافت"** از حضرت مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ جس میں پاکستان بھر سے **668** مجالس کے **10466** انصار نے شمولیت کی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ **178** انصار نے یہ امتحان نمایاں کامیابی **"خصوصی گریڈ اے"** میں پاس کیا۔

اوّل:	مکرم عبدالرشید ساٹری	عزیز آباد۔ کراچی
دوم:	1۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد	جوہر ٹاؤن۔ لاہور
	2۔ مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید	فیصل ٹاؤن۔ لاہور
سوم:	1۔ مکرم محمد صدیق خان	دار العلوم وسطی۔ ربوہ
	2۔ مکرم مجید احمد بشیر	ڈیفنس۔ لاہور

اعزاز پانے والے اراکین کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان اراکین کیلئے مبارک کرے اور ان کے علم اور فضل میں ترقیات دے اور خلافت احمدیہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار:

مکرم منصور احمد لکھنوی (گلشن اقبال شرقی۔ کراچی) مکرم **آرکیٹیکٹ** شعیب احمد ہاشمی (گلشن اقبال غربی ۔ کراچی) مکرم محمد انور نسیم (دار الیمن وسطی سلام ۔ ربوہ) مکرم ماسٹر نذیر احمد (58/3 تلکا ۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم میاں عبدالشکور یاسر (دار الشکر ۔ ربوہ) مکرم انجینئر طاہر احمد (مردان) مکرم اعجاز احمد محمود (دار السلام ۔ لاہور) مکرم رفیق احمد سعید (اسلام آباد جنوبی) مکرم انجینئر عبد السلام ارشد (چھاؤنی ۔ لاہور) مکرم مجید احمد (دار الصدر شرقی طاہر ۔ ربوہ)

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار:

ضلع لاہور: مکرم ڈاکٹر سردار علی، مکرم قریشی محمد کریم (شالامار ٹاؤن) مکرم خالد مسعود خان، مکرم بشارت احمد وڑائچ (فیصل ٹاؤن) مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ، مکرم عبدالقدیر خان (فیکٹری ایریا شاہدرہ) مکرم محمد نصر اللہ خان (بھاٹی گیٹ) مکرم کیپٹن (ر) ملک مبارک احمد، مکرم رانا فضل الرحمٰن نعیم، مکرم رانا نفیس الرحمٰن نعیم، مکرم عبدالعلی اعظم قریشی (گرین ٹاؤن) مکرم محمد ارشاد (بیت التوحید) مکرم محمد یونس

جاوید، مکرم لئیق احمد (دارالسلام) مکرم حبیب اللہ شاد، مکرم مبارک احمد شاہد، مکرم عطاء اللہ ڈار، مکرم طاہر محمود، مکرم منصور احمد (جوہر ٹاؤن) مکرم محمد سرور ظفر، مکرم نور الٰہی بشیر، مکرم چوہدری محمد لطیف انور، مکرم بشیر احمد، مکرم خالد مسعود بابر، مکرم عبدالقیوم، مکرم ڈاکٹر فضل احمد، مکرم نصیر احمد قریشی (مغلپورہ) مکرم سید نوید احمد بخاری (سمن آباد) مکرم ماسٹر بشیر احمد (سمن آباد) مکرم چوہدری ارشاد احمد ورک، مکرم محمد منشاء (گلشن راوی) مکرم رانا نصیر محمد خان (رائیونڈ ۔ ضلع لاہور) مکرم نائب ناصر احمد (ڈیفنس) مکرم شیخ محمد اکرام اطہر، مکرم محمد قاسم بٹ (نشاط کالونی)

ضلع کراچی: مکرم ڈاکٹر منصور احمد (گلزار ہجری) مکرم مرزا تنویر احمد (مارٹن روڈ) مکرم محمود احمد وینس، مکرم محمد لطیف انور، مکرم محمد اسمٰعیل، مکرم صبغت اللہ خان (کورنگی) مکرم مرزا بشیر الدین، مکرم کرامت حسین مختار، مکرم چوہدری نعیم احمد گوندل (اورنگی ٹاؤن) مکرم سفیر الدین بھٹی، مکرم محمد رفیق، مکرم چوہدری بشیر الدین محمود (ڈرگ روڈ) مکرم منیر الدین بھٹی (گلشن جامی) مکرم عبدالمجید ناصر، مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل، مکرم حفیظ احمد شاکر، مکرم مجیب احمد ناصر (النور) مکرم ھبتہ اللہ کاہلوں، مکرم ملک محمد صدیق (محمود آباد) مکرم لطف الرحمٰن (صدر) مکرم محمد عثمان خان (ڈیفنس) مکرم لطف المنان، مکرم منور احمد ابڑو (بلدیہ ٹاؤن) مکرم ریاض احمد شاد، مکرم صوفی محمد اکرم، مکرم ملک محمد شفیق (رفاہ عام) مکرم محمد سعید رمزی (گلشن سرسید) مکرم شفیق احمد شاہد (نارتھ) مکرم مجیب احمد خان (ڈرگ کالونی) مکرم سید مبارک احمد (تیموریہ)

ربوہ: مکرم محمد سلطان اکبر (دارالصدر غربی قمر) مکرم محمد لطیف احمد (کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ) مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر، مکرم نثار احمد طاہر (دارالصدر شمالی انوار) مکرم راجہ بصیر احمد ابصار (دارالصدر شمالی ہدیٰ) مکرم عبدالرشید منگلا (دارالرحمت شرقی بشیر) مکرم محمد رئیس طاہر، مکرم ماسٹر منیر احمد (دارالنصر وسطی) مکرم مبارک احمد نجیب (بیوت الحمد) مکرم شاہ محمد حامد گوندل، مکرم خدا بخش ناصر، مکرم ڈاکٹر محمد رشید (طاہر آباد جنوبی) مکرم مبارک احمد خان (دارالنصر شرقی محمود) مکرم جاوید احمد جاوید (دارالعلوم شرقی برکت) مکرم چوہدری حمیداللہ (دارالصدر جنوبی) مکرم صفدر نذیر گولیکی، مکرم طارق سعید (دارالنصر غربی حبیب) مکرم وزیر محمد (دارالفتوح شرقی) مکرم صوبیدار محمد اشرف خان، مکرم محمد افضل انور، مکرم طاہر احمد محمود، مکرم مرزا ظفر احمد (دارالفتوح غربی) مکرم مرزا عبدالرشید، مکرم میاں محمد اسلم شریف (دارالعلوم غربی صادق) مکرم حبیب احمد، مکرم محمد ایوب، مکرم رشید احمد (دارالعلوم جنوبی احمد) مکرم عبداللطیف (دارالفضل شرقی) مکرم عبدالبصیر (دارالیمن وسطی حمد) مکرم میاں عبدالغفور طور، مکرم عباس علی شاکر (ناصر آباد غربی) مکرم سید جماعت علی شاہ (دارالعلوم غربی خلیل) مکرم شفقت رسول (دارالنصر شرقی نور) مکرم حکیم محمد نسیم (دارالنصر غربی اقبال) مکرم منور احمد تنویر، مکرم پروفیسر میاں منور احمد (دارالصدر شرقی طاہر) مکرم محمد محمود اقبال، مکرم ملک اللہ بخش (کوارٹرز تحریک جدید) مکرم صدیق احمد منور (فیکٹری ایریا احمد) مکرم قمر احمد کوثر (دارالرحمت شرقی ب) مکرم پروفیسر محمد انعام (دارالنصر غربی منعم) مکرم ناصر احمد ڈوگر (ناصر آباد شرقی) مکرم منور شمیم خالد، مکرم محمد ارشد قریشی (دارالرحمت وسطی)

ضلع فیصل آباد: مکرم محمد اصغر عتیق، مکرم مظفر حسین، مکرم مرزا منظور احمد بیگ، مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر (دارالحمد) مکرم قدرت اللہ (دارالنور) مکرم چوہدری احمد دین (دارالذکر) مکرم رفیق احمد (96 گ ب)

ضلع راولپنڈی: مکرم فیض احمد گھمن، مکرم کیپٹن (ر) چوہدری علم دین مشاق، مکرم مبارک احمد سیف (پشاور روڈ) مکرم انس احمد،

مکرم مبشر احمد کھوکھر (بیت الحمد) مکرم چوہدری اقبال حسین (النور) مکرم مبارک انور ندیم، مکرم وسیم احمد شاکر، مکرم شیخ رفیق احمد ظفر، مکرم مرزا رفیق احمد (واہ کینٹ)

ضلع اسلام آباد: مکرم چوہدری تنویر اسلم، مکرم سید محمد اقبال شاہ، مکرم چوہدری مبارک علی حسنات (اسلام آباد جنوبی) مکرم خواجہ منظور صادق (اسلام آباد شمالی) مکرم عبدالمنان فیاض (اسلام آباد شرقی) مکرم سعید احمد ریحان (گارڈن ہاؤسنگ سکیم)

ضلع ملتان: مکرم چوہدری محمد اکبر کوندل، مکرم محمد لطیف ملک، مکرم اخوند محمد ظفر اللہ خان، مکرم فضل الرحمٰن ملک (ملتان شرقی) مکرم عبدالحفیظ کوندل (ملتان غربی)

ضلع بہاولنگر: مکرم نذیر احمد خادم (184/7-R) مکرم مقبول احمد چوہدری (بہاولنگر شہر) مکرم یوسف علی خاور، مکرم ڈاکٹر محمد سلیم (327/HR)

علاقہ سرحد: مکرم ڈاکٹر منظور احمد، مکرم مبارک احمد اعوان، مکرم محمد ارشاد (پشاور شہر) مکرم محمد اکرم (مردان) مکرم محمود احمد (مظفر آباد، آزاد کشمیر)

متفرق: مکرم نسیم احمد وسیم (میرپور خاص) مکرم چوہدری شریف احمد ورک، مکرم ملک عبدالسلام، مکرم عمر حیات لنگاہ، مکرم خالد محمود (سرگودھا شہر) مکرم محمد شفقت چیمہ (راہوالی، ضلع گوجرانوالہ) مکرم محمد سہیل احمد (منڈیالہ وڑائچ، ضلع گوجرانوالہ) مکرم انجینئر محمد لطیف (راہوالی کینٹ، ضلع گوجرانوالہ) مکرم ڈاکٹر محمد اکرم (گوجرانوالہ شرقی) مکرم عبدالوہاب (کوٹ امیر خان، ضلع گوجرانوالہ) مکرم جلال الدین شاد (سیالکوٹ شہر) مکرم رفیق احمد بٹ (ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ) مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن (نیکا پورہ، ضلع سیالکوٹ) مکرم میاں محمد اعظم، مکرم مشہود احمد (منڈیکی گورایہ، ضلع سیالکوٹ) مکرم محمد اشرف تارڑ (کولوتارڑ، ضلع حافظ آباد) مکرم شیخ ضیاء الرحمٰن (ساہیوال شہر) مکرم ناصر احمد چوہدری (پتوکی، ضلع قصور) مکرم حمید اللہ باجوہ (بہاولپور شہر) مکرم حکیم محمد افضل فاروقی (اوچ شریف۔ ضلع بہاولپور) مکرم بشارت احمد طاہر، مکرم مبشر احمد چوہان (کھاریاں، ضلع گجرات) مکرم بشارت احمد (نواب شاہ شہر) مکرم نسیم احمد (حیدرآباد شہر) مکرم مرزا محمود احمد (بشیر آباد، ضلع حیدرآباد) مکرم سید واجد علی شاہ (قائد آباد، ضلع کوئٹہ) مکرم منصور احمد خان (جناح ٹاؤن، ضلع کوئٹہ) مکرم شریف احمد تاری (ڈنڈوت RS، ضلع جہلم) مکرم کرامت اللہ (سانگھڑ شہر) مکرم حفیظ الرحمٰن منصور سنوری (چنیوٹ، ضلع جھنگ)

امتحانات خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء

امتحان ستمبر 2008ء

1۔ "نظامِ آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر"   2۔ "خلافت حقہ ......"

(تقریر حضرت مصلح موعود جلسہ سالانہ 1956ء)

(مرسلہ: قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

جسکو تُو نہ ملا

(کلام: ارشاد عرشی ملک)

اُس کو کیا علم کیا شئے ہے عیشِ بقا، جس کو تُو نہ ملا ، جس کو تُو نہ ملا
زندگی ایسے انساں کی بے ذائقہ جس کو تُو نہ ملا، جس کو تُو نہ ملا
تول روزِ حساب اُس کا ہلکا ہوا جس کو تُو نہ ملا، جس کو تُو نہ ملا
اُس کا مقسوم ہے اک بھڑکتی چتا جس کو تُو نہ ملا، جس کو تُو نہ ملا
جس کے پیشِ نظر دُنیوی لذتیں، جس کا مقصود ہے صرف جاہ و حشم
دُور تک ایسے انساں کے اندر خلا جس کو تُو نہ ملا، جس کو تُو نہ ملا
گرچہ طاقت میں وہ مثلِ فرعون ہو اور دولت میں شداد و قارون ہو
چشمِ بینا میں لیکن ہے بے دست و پا، جس کو تُو نہ ملا، جس کو تُو نہ ملا
عارفوں کی تو وردی ہے کرب و بلا، شوق سے اس کو لیتے ہیں تن پر سجا
دُنیا داری کی لذت میں جو مست ہے جس کی نظروں میں ذکر خدا پست ہے
ایسے بیمار کا ہے مرض لا دوا جس کو تُو نہ ملا، جس کو تُو نہ ملا
یہ گذرتا ہوا وقت بے کار ہے ایک سردرد ہے ایک آزار ہے
روز و شب کا سفر اُس کا بے فائدہ جس کو تُو نہ ملا، جس کو تُو نہ ملا
عیشِ دُنیا سے عرشی جو مانوس ہے کاش سمجھے یہ کاغذ کا ملبوس ہے
اُس کی عریانیوں کی نہیں انتہا جس کو تُو نہ ملا، جس کو تُو نہ ملا